

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام مشارع عرب و عجم
اور اکابر دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لا جواب تاریخی و فتاویٰ

الدُّرُ الْمُنْظَمَةُ

بَيْنَ حَكِيمٍ لَدَى النَّبِيِّ الْعَظِيمِ

تصنیف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۲-۱۳۳۳ھ

حسب الارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

۱۲۳۳-۱۳۱۷ھ

بسم

پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی محدث دینی

زیب مجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقیہ شریف

ناشر

مَوْلَانَا الْخَافِظُ الْإِسْلَامِيُّ الْخَازِنُ الْإِسْلَامِيُّ

ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقیہ شریف شیر پورہ

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

وَمِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ

پیر طریقت حضرت حاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی
زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر پتانی شرقپور شریف

بسم الله الرحمن الرحيم
حامداً ومصلحاً ومسلماً

اما بعد اضعف العباد المتجبرين ربه الهادي محمد عبد الحق ابن مولانا اللؤلؤي الشيخ محمد بن خير باجر الملوك
 عالمهم الله بفضل العليم تلميذ مولانا العلامة والجار الغمام المرحوم ابي ابوالبركات ركن الدين المدعو بتراب علي نعمه
 بغفرانه واسكنه جنة خلدته بخدمته برادران مؤمنين ازراه طير خواهي كي عرض كرتا هي ك بعضي لوگ ميلاد
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت ہی پڑتے ہیں اور اسکو برا سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ لفظ
 نبی نہ کہنا چاہیئے اور بعض یہ کہتی ہیں کہ اس فر کو خاص کر نابیان میں بچا ہیئے سو جانا چاہیئے کہ یہ اونکا پڑنا
 اور برا سمجھنا اسکو نہایت ہی برا ہے نفوذ باللہ منہ اور یہ کہنا کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہیئے اور یہ کہنا کہ اونکا
 اس فر کی میلاد شریف کو خاص کر نابیان میں بچا ہیئے صحیح نہیں ہے محض غلط ہے جامع ترمذی جو صحاح
 میں سے ہے اس میں ایک باب داخل سی ذکر میں ہے اس طرح پر باب ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سو میں دیکھیے کہ لفظ میلاد النبی ذکر ہے اگر لفظ کہنا منع ہوتا تو ہرگز وہ اسکو ذکر فرماتے اور میں
 دیکھیے کہ بیان ذکر میلاد شریف کو خاص ایک باب میں نام لیکے ذکر فرمایا ہے اگر نہ ناجائز ہوتا تو وہ اس طرح ہرگز
 نہ کرتے جامع ترمذی میں اس باب میں بیان ہے کہ قیس بن مخزوم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میلاد نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ذکر بیان فرمایا ہے اس طرح کہ دلالت انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفضل اور
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انت الکبرام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا دہنوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر رضی اللہ عنہ انا قد
 صنف فی الیوم اور جانا چاہیئے کہ بعضی لوگ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہایت ہی جلتے ہیں
 اسکو بہت ہی برا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولد رسول اللہ کہنا چاہیئے سو یہ جانا اونکا اور یہ برا سمجھنا اونکا
 ہی برا ہے نفوذ باللہ منہ اور یہ کہنا اونکا صحیح نہیں ہے ابن سعد اور ابن ابی الدینا اور ابن عساکر نے روایت کی ہے

حضرت امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سرکارِ انبوت فرمایا کہ ان قد سما علی الفیل
للنصف من الحرمین الفیل و بین مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس و خمسین
سورۃ من موجود ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ فی وقت بیانِ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع نہ ہوتا تو آپ اسکو وقت بیانِ مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے
حاشا چاہی کہ بعض لوگوں میں بیانِ مولد شریف میں نزاع و رد و کد واقع ہے اور کلماتِ شائستہ اور کلمات
مسنے گئی ہیں کہ اولیٰ کیا یہاں کر گئیں لغو و بے مناد یہی بنا گیا ہی کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ اس کے بیان سے
کیا فائدہ ہے ہم کو اکیں فہم پیدا ہو چکے ہیں ہمارے اختیار میں تو اس طرح پیدا ہونا نہیں ہے اگر کوئی دوسرا بیان
آپ کے حال شریف کا ہوگا تو ہم اس طرح اوپر عمل کریں گے مثلاً حال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اور
بھی سنا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بھلا آپ نے یہی کہی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی پیدائش
مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کہی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے
بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین میں سے
رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اور کسی بقیہ صحابہ میں سے یا بعضی تہ تابعین میں سے حال مولد شریف کا اور آپ کی پیدائش
مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرونِ ثلثہ میں پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعتِ سیئہ ہے اور بعضوں نے یہ سنا
گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے مگر اسکا بیان تنہا پڑے لیوے لوگوں
میں نہ پڑے اور میں بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد شریف کو اگر تکرار پڑے گا تو منع اور بدعتِ سیئہ
ہو جائیگا اور اس بیان مولد شریف کو شعرون میں ہی نہ پڑے اور جو کی اور نیز پڑی نہ پڑے ورنہ
بدعتِ سیئہ ہو جائیگا سو جاننا چاہیے کہ یہ جو کہتے ہیں تو وہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ وارد ہی عند
ذکر اولیاء اللہ متغزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الہی نازل ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریقِ اولیٰ ترول رحمت الہی ہو چکے ہے چنانچہ تبصرہ وارد ہے کہ آپ کے اس ذکر
کرنے والوں میں سے دروازے کھولے جاتے ہیں اور تمام ملاکہ اون کے واسطی استغفار کرتے ہیں اور
نجات عذابِ نیا و آخرت سے اولوں کے واسطی ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
اولوں کے واسطی واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف میں بڑا فائدہ ہی نہ تھا اللہ سبحانہ و تعالیٰ
اور بروایات صحیحہ حدیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حالِ ولادت سنا
آپ یا سببِ قدرت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا تجاہش و درگاہت کیلکی صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کبریات و مرات بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہے

عقبات
مہاراج
فیصل کا
نصف
عسرم کو
بہی فاضل
دریں
اس تھو
اور پیدا
ہوئے
رسول پاک
مسلم اللہ
عبدوس
سکام
پہلین ہات
کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کبھی اپنی حال پیدائش کے ساتھ
 بیان فرمایا ہے اور کبھی آپ کی اپنی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ ہی
 بیان فرمایا ہے اور سیطر صحابہ و تابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء
 علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ ہی اور سیطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ
 بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی آپ کی طرح کرنے کے واسطے آپ سے اجازت
 واذن لیکے آپ کے سامنے اس خل و لاوت باسعادت کو شہرون میں بیان کیا ہے اور آپ نے اذن کے
 حق میں وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل لا یقضی اللہ فان یعنی مج سے
 کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ کو مرو اسے دعا اذن کے واسطے ہے واسطے حفاظت اذنی منہ کے کل خل سے
 نہ فقط دانتوں کے گرنے سے اور خطا، راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
 اور غیر سے امر ملو کر کس بیان شریف کو لوگوں کے سامنے منا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ
 صحابہ اور صحابیات اہمات المؤمنین وغیرہ سے اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
 بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور شہرون میں بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے پڑا ہے کثرت ہر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر
 پر کثرت ہو کر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا مفصل احادیث
 صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ سو یہ بیان مولد شریف ہرگز ہرگز منع و حجت
 سینہ نہیں ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہیں کرتے ہیں ہم تو اسکو مستحسن ملکہ
 مستحب کہتے ہیں مگر اسکا بیان بطور روایت کرے جس طرح کتب احادیث شریفہ میں بطور روایت ہے اور
 بغیر روایت کے طور پر علیحدہ یہ بیان نہ کرے کیونکہ اس طرح بیان کرنا درست نہیں ہے سو جاننا چاہیے
 کہ یہ کہنا ادعا صحیح نہیں ہے دونوں طور سے حالات و لاوت بالکرم کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
 سے ثابت ہے چاہی بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرے اور یا چاہے احوال شریفہ
 و لاوت بالکرم کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں اور کو نیز اسناد کے بیان کیے بیان کر کر
 چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے بھی کبھی بے اسناد ذکر کئے حالات و لاوت
 باسعادت کو علیحدہ ہی بیان فرمایا ہے جیسا کہ اسکا حال روایات صحیحہ سے جو کہ ذکر کجائیں گے معلوم
 ہو جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جاننا چاہیے کہ بعض لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروجہ ہے جسکا
 بیان عنقریب ہو گا جبکہ وہ خالی محرات و منکرات کثرت سے ہو اور اس میں تعین و تخصیص و ذکر

بدعت سیئہ کہتے ہیں سورہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی اکا بر علماء نے آپ کے فضائل و عجز
 کے ذکر کو خصوصاً وقت ہذا و فضائل عقائد کے اوپر پہلے نہ منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنوں میں شبہ اور شکوک ڈالنے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعض اکا بر علماء
 نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمانین کے ذہنوں کا حال بدیدہ حجت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصاً اس زمانے
 میں کہ ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطی اور لوگوں کو ترغیب دینے کی واسطی
 کرتے ہیں تو اتفاقاً مجلس مولود شریف کے موجب نشر فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیات
 ربیع الاول میں بلکہ ہر چہ میں لازم و واجب جائیں چنانچہ بیان اسکا بھی تبصرہ ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ
 اور بعض لوگ اس عمل مولود شریف کو جو ہر برس اوس دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت با سعادت
 اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے جو بدعت سیئہ کہتے ہیں سورہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ بھی بدعت
 ہے اس تقیین کی اصل بھی شرع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان ہی اور جو اسپر لوگوں کا اعتراض ہے اسکا
 بیان ہی اور اسکا جواب ہی تفصیل بیان ہوگا اور جاننا چاہیے کہ اگر یہ عمل مولود شریف ہمیں وہ
 تخصیص روز ہوا یا یومین و تخصیص روز ہر گز اس میں داخل محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علماء و
 متفق ہیں اس بات پر کہ اتفاقاً مجلس مولود شریف داخل محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اس طرح کی
 کرنے کو وہ بھی نہیں تجویز فرماتے ہیں بلکہ اس طرح کی مجلس کرنا مکروہ فواتی ہے میں اس میں تمام علماء محققین متفق
 ہیں نزاع و اختلاف ان میں کیونکہ نہیں باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولود شریف کی صورت
 میں نفس مولود شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اصل مولود
 شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ ان میں بہت مفاسد حاصل ہوتے ہیں اور جو اکابر علماء و متفقین
 ہیں وہ اس کو دین سے فواتی ہیں کہ تحریم تو ان میں آئی ہے حرام چیزوں کی جہت سے وہ ان میں داخل کے لئے
 ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطی ظہار شعار مولود شریف کے اگر مثل ایسا مورد کے واقع ہوا اجتماع میں نماز
 جموع کے واسطی شلادہ العتبہ ہوگا بھیج بڑا اور اس سے لازم نہیں آتا ہی حرمت اجتماع کے ناجوہ کے لئے
 جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور چہ تو یہ بیشک و کہا ہے بعض ان امور کو رمضان شریف کی راتوں میں نزدیک
 اجتماع لوگوں کے نماز تراویح کے واسطی کیا حرام ہو جائیگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہیں ان کی ساتھ
 کلامی ہرگز نہیں یوں بلکہ ہم کہتے ہیں اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطی حسن ہے اور سنت ہے اور تہذیب
 اور جو بڑے امور ملانے گئے ہیں ان کی وہ قبیح میں بڑے ہیں اس طرح ہم کہتے ہیں کہ اصل اجتماع صحیح
 ظہار شعار مولود شریف مندوب ہے اور قرینہ ہے اولاً و فیجہ جو ملانے گئے ہیں ان کے طری وہ بڑے ہیں

ان کو بڑا سمجھنا چاہیے اور وہ یہ ہے نواتے میں کہ مولانا النبی بن نعیم مضاف کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم
 بیت المزارعہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تعظیماً و تشریفاً یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کی طرف کرتے ہیں یعنی
 کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہیں تو اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسی مولانا کی اور ان کے
 موسیٰ مبارک اور خلیل شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گہرا اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام میں گہر کی تعظیم
 اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیق کے وسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت جو
 اور حقیر اور نازل کی چیز کی طرف کرتے ہیں جیسے دلہا انجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولانا کی حقارت کرنا درست
 نہ ہو گا یہ لفظ کہتے کہ مولانا بدعت مذکور ہے یا گراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور یہ کہنا بھی درست نہ
 کہ یہ رسالہ مولانا کے باطل کی نیکی وسطیٰ ہے عمل مولانا شریف جو کہ مستحسن ہے اور کوہم بدعت سیئہ و بدعت ضلالت
 حرام و مکروہ اور ممنوع ہرگز نہیں کہتے ہیں بلکہ جو کوئی ایسا جن مجرمات و ممنوعات شرعیہ کی راہی منع کرتے
 ہیں اور اس مجرمات و ممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام و مکروہ و ممنوع البتہ کہتے
 ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو ان مجلس مولانا شریف میں نہ کرنا چاہیے اور پاک و صاف اس مجلس شریف
 کو ان سے کہنا چاہیے اور جو بدعات عوام نے نکالیں ہیں لکھی اور اسباب محرمہ و منکرات سے اور
 اس سے خالی رکھنا چاہیے تاکہ باعث حرمان طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان ہی
 لبت کتب معتبرہ کیا جا چکا ان شاء اللہ تعالیٰ اور چنانچہ ایسی ہے کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں
 کہ عمل مولانا شریف منع ہے اور یہ تعین اس میں کیسے وقت کا دن کو ہویا رات کو لوگ کرتے ہیں اور تعین
 اپنی طرف سے کرنا منع ہے اور یہ تعین ہرگز عمل مولانا شریف ہوتا نہیں ہے ہی وسطیٰ یہ بدعت سیئہ ہے
 سو یہ طرح نہیں ہے بلکہ تعین وہ ممنوع و باطل ہے کہ جس میں یہ لحاظ ہو کہ فلاں روز معین میں بجالانا
 اسکا درست ہے اور اسکے سوا ناجائز ہے کیونکہ اس صورت میں تشریع شرع جدید اور تغیر حدود و حدود اللہ ہے
 اور اگر تعین بغیر اس لحاظ کے ہی کو کچھ مضائقہ نہیں جیسا کہ تذکرہ و عظمت وسطیٰ نفع و ہدایت
 لوگوں کے جمع و قنون میں نوکد و مستحب ہے اور تعین کرنا کسی روز کا روز و دن میں سے اور تاریخ کا
 سال کا دن میں سے اسی وسطیٰ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخشیدہ کا روئے
 وسطیٰ و عظمت کی مقرر فرمایا تھا صحیح بخاری میں ہے عن ابی وائل کان عبداللہ یذکر الناس فی کل
 خمیس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا و استادنا ابوالبرکات رکن الدین صاحب
 بتراب قدس سرہ نے رسالہ دایۃ النہی میں فی مسائل العبدین میں ترقیم فرمایا ہے جو چاہیے اس میں
 فراوی اور چنانچہ ایسی ہے کہ جو لوگ قیام وقت و کدولادت باسعادت کے کرتے ہیں اور

بعضی لوگ مشرکین میں شمار کرتے ہیں اور قیام کو شرک کہتے ہیں اور حرام اور بدعت سیئہ سوبہ طرح نہیں ہے
 قیام تعظیماً وقت و ذرورات باسادات کے علاوہ محدثین محققین نے مستحسن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
 اسکا بیان بھی تفصیل سے ہوگا سو اب جو کلمہ و قوت بیان سورہ کورہ شروع کرتا ہے اور اس سال کو اٹھہ یا ث
 مرتب کرتا ہے پہلا باب بیان میں اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرہ میں
 اپنے آپ یا بیٹے مت و برائی بیان کرنے منکریت کی یا بخواتین و درخواست کیسی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم میں سے بکرات و مرآت بیان فرمایا ہے اور اس باب میں سات تفصیل میں پہلی فصل میں بیان
 ہے اولیٰ حادثہ صحیحہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت باسادات کا ذکر فرمایا ہے اور اس میں
 نہ مت و برائی منکرین کا ذکر نہیں ہے اور یہی کی درخواست کا بھی اوس میں ذکر نہیں ہے **دوسری فصل**
 میں بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اپنے نائب
 شریف اور پیدائش کا حال بیان فرمایا ہے بیٹے مت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور انیسویں سبب بھی
 تیسری فصل میں بیان ہے اولیٰ حادثہ شریفہ کا کہ جمین ذکر ہے کہ یہی کی درخواست کرئیے اپنے اپنی ولادت
 باسادات کا ذکر فرمایا ہے چوتھی فصل اس بیان میں ہے کہ یہی اپنے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیش
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہے پانچویں فصل اس بیان میں ہے کہ یہی اپنے اپنے حال پیدائش
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور سید طرح صحابہ اوترا بعین میں سے بھی رضی
 تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے چھٹی
 فصل اس بیان میں ہے کہ یہی آپ نے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش خلفاء تابعہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور یہی اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش بعض
 ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے ساتویں فصل اس بیان میں ہے کہ یہی آپ نے اپنی حال پیدائش خلفاء تابعہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمین کا علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس بیان میں ہے کہ صحابہ اوترا بعین امتیج
 تابعین میں بھی خلفاء راشدین کی پیدائش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حال پیدائش مبارک
 کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے جو ان اللہ تعالیٰ جمین **دوسرا باب** اس بیان میں ہے
 کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمین میں سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت
 باسادات کو بیان فرمایا ہے اور اس باب میں تین فصل ہیں پہلی فصل اس بیان میں ہے کہ بعض
 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجانت واذن ایکے طرح بیان کرنا
 آپ کے سامنے اس حال ولادت باسادات کو شعرون میں بیان کیا ہے اور آپ نے اذنی حق میں

وقت طلبان کے اذن فرما کے دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفرض اللہ فال مع بیان کرو نہ ٹوٹے تمہاری
 منہ کو مرا دینے سے دعا اونکی واسطی ہے واسطی خاٹات اونکی منہ کے کل خلیل سے نہ فقط دانتوں کے گرجے
 دوسری فصل اس بیان میں ہے کہ اپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مع و مبارک بیان کرنے کو
 فرمایا ہے اور انہوں نے اس مع شریف میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا ہے شہر میں کہڑے
 ہو کے اور اس بیان میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطی میں کہنے
 کے واسطی فرماتے سجد میں دوسرے کہڑے ہو کی آپ کی مع اور شہر کوئی کی جو بیان فرماتے تھے تیسرے
 فصل میں بیان ہے اسکا کہ آپ کے سامنے آپ کی مع بغیر طلبان اور بغیر آپ کے فرمائے شہر میں
 عورتوں نے اور لڑکوں نے اور لڑکیوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے انکو منع نہیں فرمایا ہے اور اسکا بیان
 ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی مع میں آپ کے سامنے شعائر ٹپسی اور
 اوکو دعا فرمائی کہ خیر اک الیہ عائشہ خیر اور یہ فرمایا کہ نما اذ کرنے سرت کسری بکلام یعنی پس میں
 یا ربین کہتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور سرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ
 تیسرا باب اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 ان سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بھی امراد سکوکے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ
 سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعد عشرہ مبشرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل پہلی فصل میں ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے
 فصل میں ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچویں فصل میں ہے بیان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
 تھالی عنہ چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتویں فصل میں ہے بیان
 حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن ابی وقاف
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوٹھا باب
 بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم اجمعین سے مگر نظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر اکتفا
 کرتا ہوں اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے
 فصل میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عبد
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا نچوین فصل میں لیا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھٹی فصل میں ہے
 بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عثمان بن ابی العاص
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھویں فصل ہے بیان حضرت زیاد بن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نویں فصل میں ہے بیان حضرت
 براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دسویں فصل میں ہے بیان حضرت قیس بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہویں
 میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہویں فصل میں ہے بیان حضرت عراض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 تیسریں فصل میں ہے بیان حضرت ابوالامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سولہویں فصل میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سترہویں فصل میں ہے بیان حضرت
 ابن سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھارہویں فصل میں ہے بیان حضرت وائل بن اذعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابوسید الخدیری رضی اللہ عنہ چھیروں فصل میں ہے
 بیان حضرت ابوقحافہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوبیسویں فصل میں ہے بیان حضرت جابر
 بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھیروں فصل میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 چھیروں فصل میں ہے بیان حضرت خویصہ بن سوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں فصل میں ہے بیان
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیسویں
 فصل میں ہے بیان حضرت اسامہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیسویں فصل میں ہے
 بیان حضرت طاہر بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیسویں فصل میں ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا نچوان باب بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں
 ہے تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر نظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے اور کتب کرامہ میں اور ابن ابی کثیر فصلیں میں۔ پہلی فصل میں ہے بیان حضرت علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 تیسری فصل میں ہے بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چوتھی فصل میں
 ہے بیان حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا نچوین فصل میں ہے بیان

[illegible]

[illegible]

وخرج ابن سعد وابن عساکر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم خرجت من نخاع غير سفاح وخرج ابن سعد وابن أبي شيبة
 في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين النخعي صلى الله عليه وسلم قال قال
 خرجت من نخاع ولم يخرج من سفاح من لدن آدم لم يصني من سفاح
 الحجابية شقي لم يخرج الامن طهرة وخرج الصدوق في مسنده الطبري
 في الاوسط والبرقي عن ابن عساکر عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله
 عليه وسلم قال خرجت من نخاع ولم يخرج من سفاح من لدن آدم الى ان
 ولدني ابي واسم لم يصني من سفاح الحجابية شقي وخرج البرقي عن
 ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يخلق الله في خلق
 علي سفاح لم يزل الله يخلقني من الاصلاب الطيبة الى ارحام الطاهرة
 يصعب هذا بالانشيب شعبان الاكنت في خبر جاد في حديث
 ابي هريرة مرفوعا ان الله حين خلق الخلق بعث جبريل في قسم الناس
 قسمين قسم العرب قسما وقسم البع قسما وكان خير قسم من العرب ثم قلم
 العريقم البع قسما وقسم قلم وقسم قسما وكان خير قسم من العرب
 في قریش ثم اخرجني من خير من انا منهم رواه الطبراني في المعجم
 اسناده وخرج ابن عساکر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
 عليه وسلم ما دلست يعني قط منذ خرجت من صلب آدم ولم يزل

لا اله الا الله محمد رسول الله فقلت انك لا تصف الى سلك احب خلق ابرك
فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه احب الخلق الى داود سالتني (تطيل)
اي رسول الله صلى الله عليه وسلم (تطيل) لا تحفظ كذا لا تحفظ كذا رواه الحاكم
وذكره الطبراني ووافي آخره وهو اخر الانبياء من ذريته يخرج ابن روة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي بن ابي طالب
الفرغ منك لبعثت الفاروق قال انك لم تبا وصيرا (لعله جبهه الا بالارواحيات)
وحسبا (لعله شرفا) ليس في ابائي من ادم وادم صلاح كلنا ابي انا
وآبائي (كل من له ذنوب) واخرج ابن سعد عن قتادة مرسل قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق واخرهم في البعث
واخرج ابن ابي شيبة عن قتادة عن الحسن بن علي بن هيرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق و
اخرهم في البعث واخرج احمد والبيهقي والطبراني والحاكم والبيهقي
فيهم عن العرياض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال
عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
الذي رحمة ابي ابراهيم وثابة محبي ورواه العرياض في رات وكذا
الحديث النبويين يرين فان ام حمل الله صلى الله عليه وسلم رات
حين وضعت ذرا احضارت له تصور الشام

لا اله الا الله محمد رسول الله فقلت انك لا تصف الى سلك احب خلق ابرك
فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه احب الخلق الى داود سالتني (تطيل)
اي رسول الله صلى الله عليه وسلم (تطيل) لا تحفظ كذا لا تحفظ كذا رواه الحاكم
وذكره الطبراني ووافي آخره وهو اخر الانبياء من ذريته يخرج ابن روة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي بن ابي طالب
الفرغ منك لبعثت الفاروق قال انك لم تبا وصيرا (لعله جبهه الا بالارواحيات)
وحسبا (لعله شرفا) ليس في ابائي من ادم وادم صلاح كلنا ابي انا
وآبائي (كل من له ذنوب) واخرج ابن سعد عن قتادة مرسل قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق واخرهم في البعث
واخرج ابن ابي شيبة عن قتادة عن الحسن بن علي بن هيرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق و
اخرهم في البعث واخرج احمد والبيهقي والطبراني والحاكم والبيهقي
فيهم عن العرياض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال
عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
الذي رحمة ابي ابراهيم وثابة محبي ورواه العرياض في رات وكذا
الحديث النبويين يرين فان ام حمل الله صلى الله عليه وسلم رات
حين وضعت ذرا احضارت له تصور الشام

لا اله الا الله محمد رسول الله فقلت انك لا تصف الى سلك احب خلق ابرك
فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه احب الخلق الى داود سالتني (تطيل)
اي رسول الله صلى الله عليه وسلم (تطيل) لا تحفظ كذا لا تحفظ كذا رواه الحاكم
وذكره الطبراني ووافي آخره وهو اخر الانبياء من ذريته يخرج ابن روة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي بن ابي طالب
الفرغ منك لبعثت الفاروق قال انك لم تبا وصيرا (لعله جبهه الا بالارواحيات)
وحسبا (لعله شرفا) ليس في ابائي من ادم وادم صلاح كلنا ابي انا
وآبائي (كل من له ذنوب) واخرج ابن سعد عن قتادة مرسل قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق واخرهم في البعث
واخرج ابن ابي شيبة عن قتادة عن الحسن بن علي بن هيرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق و
اخرهم في البعث واخرج احمد والبيهقي والطبراني والحاكم والبيهقي
فيهم عن العرياض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال
عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
الذي رحمة ابي ابراهيم وثابة محبي ورواه العرياض في رات وكذا
الحديث النبويين يرين فان ام حمل الله صلى الله عليه وسلم رات
حين وضعت ذرا احضارت له تصور الشام

[illegible]

کائنات بن خضرہ ابن مدرکہ بن الیاس بن مضرب بن نزار و ما
افترق الناس فقتیل الاصلی اللہ فی خیر ما فاخریت من من
ابوی قلم یصنی شیء من عہد الجاہلیۃ و خرجت من خلج و لم اخرج من
سفل من لدن آدم حتی انت ہیبت الی و امی غانا خیر کم نساء و خیر کلام
واللہ سبحانہ و تعالی اعظم علما نعم **تیسری فصل** میں بیان
اولیٰ حادثات شرعیہ کا کہ جہین ذکر ہے کسی کی درخواست کرنے سے
آپؐ اپنی ولادت با سعادت کا ذکر فرمایا ہے **رومی** عبد اللہ زاق
بسمند عن جابر بن عبد اللہ الانصاری (الصحابی ابن الصحابی) قال
قلت یا رسول اللہ ابی افدیک انت امی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ
تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء
نور نیک من نورہ) اضافہ تشریف و اشارہ بآیہ خلق عجیبہ ان شاء اللہ
متناسبہ مالی المحضرۃ الربوبیۃ علی حد قولہ تعالیٰ فی فتح فیہ من وجہ ہی سائنہ
اسی من نور ہو ذلک یعنی انہما مادۃ خلق نور و نہما بل بمعنی اخلق النور
یہ بلا واسطہ شیء فی وجودہ ام شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقا
رحمہ فخلل ذلک النور بآل قدرۃ حیث شاء اللہ و لم یکن فی ذلک الوقت
لوجودہ و لا لم الاجنۃ و لا نار و لا ملک و لا سماء و لا ارض و لا کس و لا قمر و لا جن
لا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور بربعۃ اجزاء و اری زاد فیہ

اور یہاں خیرات کی سبھی چیزیں ہوتی ہیں
 جتنے دے دے اور اسی کا کام کل نہیں
 روایت کیا ہے اور اسی کا کام کل نہیں
 جابون علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
 اور صحابی کے لئے جو چیزیں ہیں
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
 کہ جو چیزیں ہیں ان میں سے ایک ایک
 چیز کی قیمت پندرہ سو روپیہ ہے
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر
 کہ یہ چیزیں ہیں ان میں سے ایک ایک
 نوے روپیہ اضافت نوے روپیہ
 اور جو اضافت کی اضافت نوے روپیہ
 ذات خاندانی کی اضافت نوے روپیہ
 کہ جس شخصیت کو دیکھا خاندانی
 ثابت ہوئی کہ اضافت نوے روپیہ
 کہ جس شخصیت کو دیکھا خاندانی
 ثابت ہوئی کہ اضافت نوے روپیہ
 کہ جس شخصیت کو دیکھا خاندانی
 ثابت ہوئی کہ اضافت نوے روپیہ

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

وقت وادون
شام کے کھانے میں
ہر ایک نے اپنے اپنے کھانے کی
تہ تیغ کر لی۔

او الولادة ثبت كنت طيبا في الظلال اي ظلال الجنة في صلب آدم وفي يهود
 بفتح الال اي الموضع كان آدم وحواء في الجنة حيث يحف يلزق الورق ثم طيت
 انزلت في صلب آدم البلاء الارض للبشر انت ولا مضنة ولا خلق بل لطفة ترسل
 اسم جنس لغيره جمع الضرورة الشراء هو مفرد مرغ وقد الجسم سرا احد الاصنام عبده
 قوم نوح واولاد الفرق من صلب الى صلب الى رحم اذ مضى عالم بدو الخلق
 عالم آخر ودت نار الخليل كمتا خفيا في صلبه ظهر انت توليد الصغير في صلبه كيف
 يخرق اي لا يخرق بتركه وانت في صلبه حتى احتوى بملك اليمين اي المحفوظان كل
 نقص من خدوف عليها تحتها الملق ياتي مشدود انت لما ولدت اشرق لا حرقها
 بنورك الان في ذلك الضياء في النور وسبل الرشاد خرق وابتیان من
 المصح عند العرويين الذي اوج عجزه في الحكمة التي فيها آخر الصدر فلم يفرج احد عما عن الا تحت
 تحفه وابتیانها وقوله حتى احتوى بملك اليمين الم المطلق جمع نطاق وهي اعراض
 جبال بعضها فوق بعض اي نواح وواسط منها شجبت بالخلق التي تشد بها واسط الناس
 ضرب تلك في ارتفاعه ووسط في عشيرة وجبل تحفه بمنزلة واسط الجبال وازاد بسببه شرف
 واليمين لغة اي احتوى شرفك الشارب على فضلك اعلى مكان مفحول يطلق صفة الضفلا
 خدوف من نسب خدوف وهو اي هذا اللفظ بكسر الخاء ذكر الال المعلقة في الاصل
 بهرولة ثم جعل على امرأة الیاس بن مضر بن لیلی الضماعة لما خرجت نهدول خلف
 بنيتها الثلاثة عمرو وعمار و عمر حین ند لهم بل طليوا فالطليوا ثم ضربت بالنسب العالي في
 كل شيء لانها كانت ذات نسب انتهى باختصار وزيادة من محل اخذوا شجرا و تعالى
 اعلم و علمه و **و كفضل** اس بيان من ہے كراپنے خود بعض صحابہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم مع و كرام بیان كرتے كوفرا یا اور او تھوں نے اس مع شریف
 میں ولادت با سعادت كا بھی ذكر فرمایا شعرون میں كھڑے ہو كے اور اس بیان
 میں ہر كہ انھوں نے علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم كہے ہر كہ
 كھڑے مسجد میں وہ اوپر خوب كھڑے ہو كے آب كی مع اور مشہ كوں كی
 جو بیان فرماتے تھے **فمن شرح المواہب اللدنیة**
للعامة الزرقات نے رحمۃ اللہ علیہ

مسئل اپنی خوشی و سرور کے متعارف کلام کے ساتھ فی شرح
المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی فی بیان غزوة تبوک
ولما ذاقوا حرقہ صلی اللہ علیہ وسلم من المینۃ خرج الناس اسی الرجال
اکثا ملون لانہم الذین جرت العادۃ بحرقہم لقاء الامیر علیہ السلام
والکراما وطلول غیبیہ وحدث المناقبین علیہا تسوء وخرج النساء
الصبیان والولائد الاماء فالسقط بیابن وان ارید بالناس بالشیخ
الرجالی وغیرہم فافروہ وولاء بانہ لکرلیان خبرہم حال کوہنم یقلین علیہ
والنساء والولائد علی ذکور الصبیان اکثر شین وانما خرج الجمع فزحوا وسورا
بعضہما رجف بہا المناقبون والاہل الفتنہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملون
البحرۃ فصعدت المندرات علی الاسطی لانہم لم یکن راہبہ وان
تجہم الاسلام - طلع البدر علینا * من ثنات الوداع * وجب
الشکر علینا * ما دعا اللہ داع * ولہ ما فیہا یروی - انہما المبعوث
فینا * جرت بالامر للطلوع * انہی باخصار وخرج اصحاب ابن
عسا کر الیونیم والیہی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل والبنی صلی اللہ علیہ
سلم یخف تحت فحیل حبیبہ بحرق وجعل عرقہ یقولہ نوراً فہبت فقال
مالک بہت قلت جعل حبیبک لعمری وجعل عرقک یقولہ نوراً

ترجمہ
مسئل اپنی خوشی و سرور کے متعارف کلام کے ساتھ فی شرح
المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی فی بیان غزوة تبوک
ولما ذاقوا حرقہ صلی اللہ علیہ وسلم من المینۃ خرج الناس اسی الرجال
اکثا ملون لانہم الذین جرت العادۃ بحرقہم لقاء الامیر علیہ السلام
والکراما وطلول غیبیہ وحدث المناقبین علیہا تسوء وخرج النساء
الصبیان والولائد الاماء فالسقط بیابن وان ارید بالناس بالشیخ
الرجالی وغیرہم فافروہ وولاء بانہ لکرلیان خبرہم حال کوہنم یقلین علیہ
والنساء والولائد علی ذکور الصبیان اکثر شین وانما خرج الجمع فزحوا وسورا
بعضہما رجف بہا المناقبون والاہل الفتنہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملون
البحرۃ فصعدت المندرات علی الاسطی لانہم لم یکن راہبہ وان
تجہم الاسلام - طلع البدر علینا * من ثنات الوداع * وجب
الشکر علینا * ما دعا اللہ داع * ولہ ما فیہا یروی - انہما المبعوث
فینا * جرت بالامر للطلوع * انہی باخصار وخرج اصحاب ابن
عسا کر الیونیم والیہی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل والبنی صلی اللہ علیہ
سلم یخف تحت فحیل حبیبہ بحرق وجعل عرقہ یقولہ نوراً فہبت فقال
مالک بہت قلت جعل حبیبک لعمری وجعل عرقک یقولہ نوراً

قال لم اكن سمعت قبل ذلك بنى عترة ولا جئت فرجعت اريد انه
 من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي ابراهيم اهل الكتاب
 والصلوات ان هذا النبي الذي ينتظر من وسط العرب باولى علم بالنسب منك
 ووسط العرب نسباً قلت يا نعم النبي قال يقول فيل له الاله الاظلم
 ولا يظلم قال فلما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم تمت صدقته و
 اخرج ابن عساكر في تلخيص دمشق عن كسيف قال كان رسالاً الى بكر
 الصديق سبب يوحى من السماء وذلك ان كان تاجر يابا شام فرأى
 رؤيا فقصها على كنفية الزهراب فقال له من اين انت فقال من مكة قال
 من اينها قال من قريش قال فابش انت قال يا تاجر قال صدق الله و
 ما بهجته بنى من قومك تكون ذرية في حياته وخليفته بعد موته فاستلم
 بكر حتى بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجاهه فقال يا محمد الاله
 الذي قاله الرويا التي رايت بالشام فعانقه وقبل بايمن عينيه
 قال شهدك رسول الله و اخرج ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن
 بن عيسى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر بن ابي بيات قبل الاسلام شياً
 من الاكل نبيه محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل انا من قريش
 من غير قريش لم يجعل الله في نبوة محمد بيتنا انا عدي في شجرة
 الجاهلية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسه فبعثت

بنى عترة ولا جئت فرجعت اريد انه من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي ابراهيم اهل الكتاب والصلوات ان هذا النبي الذي ينتظر من وسط العرب باولى علم بالنسب منك ووسط العرب نسباً قلت يا نعم النبي قال يقول فيل له الاله الاظلم ولا يظلم قال فلما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم تمت صدقته و اخرج ابن عساكر في تلخيص دمشق عن كسيف قال كان رسالاً الى بكر الصديق سبب يوحى من السماء وذلك ان كان تاجر يابا شام فرأى رؤيا فقصها على كنفية الزهراب فقال له من اين انت فقال من مكة قال من اينها قال من قريش قال فابش انت قال يا تاجر قال صدق الله و ما بهجته بنى من قومك تكون ذرية في حياته وخليفته بعد موته فاستلم بكر حتى بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجاهه فقال يا محمد الاله الذي قاله الرويا التي رايت بالشام فعانقه وقبل بايمن عينيه قال شهدك رسول الله و اخرج ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن بن عيسى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر بن ابي بيات قبل الاسلام شياً من الاكل نبيه محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل انا من قريش من غير قريش لم يجعل الله في نبوة محمد بيتنا انا عدي في شجرة الجاهلية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسه فبعثت

بنى عترة ولا جئت فرجعت اريد انه من نوفل فقصت عليه الحديث فقال نعم يا بن ابي ابراهيم اهل الكتاب والصلوات ان هذا النبي الذي ينتظر من وسط العرب باولى علم بالنسب منك ووسط العرب نسباً قلت يا نعم النبي قال يقول فيل له الاله الاظلم ولا يظلم قال فلما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم تمت صدقته و اخرج ابن عساكر في تلخيص دمشق عن كسيف قال كان رسالاً الى بكر الصديق سبب يوحى من السماء وذلك ان كان تاجر يابا شام فرأى رؤيا فقصها على كنفية الزهراب فقال له من اين انت فقال من مكة قال من اينها قال من قريش قال فابش انت قال يا تاجر قال صدق الله و ما بهجته بنى من قومك تكون ذرية في حياته وخليفته بعد موته فاستلم بكر حتى بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجاهه فقال يا محمد الاله الذي قاله الرويا التي رايت بالشام فعانقه وقبل بايمن عينيه قال شهدك رسول الله و اخرج ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن بن عيسى عن ابيه عن جده قيل لابي بكر بن ابي بيات قبل الاسلام شياً من الاكل نبيه محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم بل انا من قريش من غير قريش لم يجعل الله في نبوة محمد بيتنا انا عدي في شجرة الجاهلية اذ تمنى على غصن من اغصانها حتى صار على راسه فبعثت

و ابو نعیم اور ابن عساکر
نے علی بن ابی طالب کے متعلق جو روایات نقل کی ہیں
ان میں سے بہت سی روایات صحیح ہیں اور بعض روایات
میں کچھ غلطیاں ہیں۔ مثلاً ابن عساکر نے کہا کہ
ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ
میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد
سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن
ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن
ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول
اللہ کے بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت
صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم
نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں
نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے
بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔

و ابو نعیم و ابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من کحاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان لدنی الی و
احی لم یصنی من سفاح الجالبیة شیء و اخرج الی کحاح و ابی عساکر
عن علی بن ابی طالب ان یهود یکان لہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعندی ما اعطیک قال فانی الا افرکک
حتی تعطینی فقال اذن طیس مسک فطیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و العصر و المغرب الشاء و العداة و کان یحباب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیه یودی و یزید و یزید فقالوا یا رسول اللہ یهودی و یحسبک قال نعم
ان اظلم معابد ولا غیرہ فلا ترحل الیہم الیہودی قال شرطانی فی سبیل اللہ
اما اللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا انظر الی شکک فی الشراة محمد
بن عبد اللہ مولدہ بکتر و مہاجرہ بطیبہ و کلمۃ باسم و لیس یفطو ولا یغلیظ ولا
سحاب فی الاسواق ولا مہتری بالفتا و ولا انما الشہد ان لا اراہ
و اللہ و انک رسول اللہ و ہذا الی فاکرم فیہ بالاراک اللہ و کان الیہودی کثیر المال
و فی المویب اللہ فیہ روی عن علی بن ابی طالب انہ قال لم
یجئ اللہ نبیا من آدم فمن بعده الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بعث و ہوجی الیہ من بہ و لیس ضرہ و یاخذہ العہد ذک علی قورہ ہودی
عن ابن عباس ایضا موخوف علیہا لفظا من روح حکم لانه لا یحالی للرائی

ابو نعیم اور ابن عساکر
نے علی بن ابی طالب کے متعلق جو روایات نقل کی ہیں
ان میں سے بہت سی روایات صحیح ہیں اور بعض روایات
میں کچھ غلطیاں ہیں۔ مثلاً ابن عساکر نے کہا کہ
ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ
میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد
سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن
ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن
ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول
اللہ کے بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت
صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم
نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں
نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے
بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔

ابو نعیم اور ابن عساکر
نے علی بن ابی طالب کے متعلق جو روایات نقل کی ہیں
ان میں سے بہت سی روایات صحیح ہیں اور بعض روایات
میں کچھ غلطیاں ہیں۔ مثلاً ابن عساکر نے کہا کہ
ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ
میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد
سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن
ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن
ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول
اللہ کے بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت
صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر نے کہا کہ ابو نعیم
نے کہا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں
نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے بعد سب سے زیادہ
پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ لیکن ابن عساکر
نے کہا کہ ابو نعیم نے کہا کہ علی بن ابی طالب
نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے
بعد سب سے زیادہ پسند کیا۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

و در اسواق و نظایر و حکم الرفع و الا یراحل لریا ان کل دابة تقرش فطقت
 سلك السبابة و قالت حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم در الكعبة و هو امام الزمان
 قدوة الامم و فی نسخة امان بالشرق ای امامها من السمات العامة و ابره
 الاربعه السالین و سراج الیهام لم یبق سریر الملکین ملک الدنیا الا صبح ملکها
 و قرنت محوش الشرق الی وحوش الغرب بایضادات مکذک ابل الجایز
 بسجنهم بجنائده فی کل شهر من شهر حاکمه و فی الاضواء فی السماء
 ابشر و افقد آن ان یطیر الی القاسم صلی الله علیه وسلم میونا مبارک الله
 و هو نذیر الضیف من غیره ای غیر این عباس لم یبق فی ملک السبابة
 الا اشرفت و لا سکان الا دخله النور و الادب الا انطقت و روی الحافظ
 ابو بکر بن عاصم عن ابن عباس عن معنی الله تعالی عنها انه قال لما ولد علی
 و علیه السلام قال فی اذنه رضوان خازن الجنان و البشر یا محمد فما
 یحیی بنی علم الا و قد اعطیته فانت کبریم علما و انجهم طلبا و رسلا بن عباس
 مرسل الصحابة و صل فی الصبح و حکم الرفع و الا مجال فیہ للترای و روی
 محمد بن سعد بن حریث جماعه من عطاء بن ابی رباح و ابن عباس
 ان لسته بنت و هب قالت لما ضل ای شیخ معنی معنی تسیر لسته
 ای علی علیه السلام خرج من یزید ابناء له یمن الشرق و مغرب ثم وقع الی الامم
 علی بریر ثم اخذ قبضه من شیخ قبضه و رفع به الی السماء — و روی محمد

در اسواق و نظایر و حکم الرفع و الا یراحل لریا ان کل دابة تقرش فطقت
 سلك السبابة و قالت حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم در الكعبة و هو امام الزمان
 قدوة الامم و فی نسخة امان بالشرق ای امامها من السمات العامة و ابره
 الاربعه السالین و سراج الیهام لم یبق سریر الملکین ملک الدنیا الا صبح ملکها
 و قرنت محوش الشرق الی وحوش الغرب بایضادات مکذک ابل الجایز
 بسجنهم بجنائده فی کل شهر من شهر حاکمه و فی الاضواء فی السماء
 ابشر و افقد آن ان یطیر الی القاسم صلی الله علیه وسلم میونا مبارک الله
 و هو نذیر الضیف من غیره ای غیر این عباس لم یبق فی ملک السبابة
 الا اشرفت و لا سکان الا دخله النور و الادب الا انطقت و روی الحافظ
 ابو بکر بن عاصم عن ابن عباس عن معنی الله تعالی عنها انه قال لما ولد علی
 و علیه السلام قال فی اذنه رضوان خازن الجنان و البشر یا محمد فما
 یحیی بنی علم الا و قد اعطیته فانت کبریم علما و انجهم طلبا و رسلا بن عباس
 مرسل الصحابة و صل فی الصبح و حکم الرفع و الا مجال فیہ للترای و روی
 محمد بن سعد بن حریث جماعه من عطاء بن ابی رباح و ابن عباس
 ان لسته بنت و هب قالت لما ضل ای شیخ معنی معنی تسیر لسته
 ای علی علیه السلام خرج من یزید ابناء له یمن الشرق و مغرب ثم وقع الی الامم
 علی بریر ثم اخذ قبضه من شیخ قبضه و رفع به الی السماء — و روی محمد

در اسواق و نظایر و حکم الرفع و الا یراحل لریا ان کل دابة تقرش فطقت
 سلك السبابة و قالت حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم در الكعبة و هو امام الزمان
 قدوة الامم و فی نسخة امان بالشرق ای امامها من السمات العامة و ابره
 الاربعه السالین و سراج الیهام لم یبق سریر الملکین ملک الدنیا الا صبح ملکها
 و قرنت محوش الشرق الی وحوش الغرب بایضادات مکذک ابل الجایز
 بسجنهم بجنائده فی کل شهر من شهر حاکمه و فی الاضواء فی السماء
 ابشر و افقد آن ان یطیر الی القاسم صلی الله علیه وسلم میونا مبارک الله
 و هو نذیر الضیف من غیره ای غیر این عباس لم یبق فی ملک السبابة
 الا اشرفت و لا سکان الا دخله النور و الادب الا انطقت و روی الحافظ
 ابو بکر بن عاصم عن ابن عباس عن معنی الله تعالی عنها انه قال لما ولد علی
 و علیه السلام قال فی اذنه رضوان خازن الجنان و البشر یا محمد فما
 یحیی بنی علم الا و قد اعطیته فانت کبریم علما و انجهم طلبا و رسلا بن عباس
 مرسل الصحابة و صل فی الصبح و حکم الرفع و الا مجال فیہ للترای و روی
 محمد بن سعد بن حریث جماعه من عطاء بن ابی رباح و ابن عباس
 ان لسته بنت و هب قالت لما ضل ای شیخ معنی معنی تسیر لسته
 ای علی علیه السلام خرج من یزید ابناء له یمن الشرق و مغرب ثم وقع الی الامم
 علی بریر ثم اخذ قبضه من شیخ قبضه و رفع به الی السماء — و روی محمد

[illegible]

واستفتح داي بن يحيى خالسين للكويت يوم الاثنين من شهر ربيع الأول سنة ثمان مائة
 وثمانين دخل المدينة يوم الاثنين رجع صلى الله عليه وسلم الحجر الأسود إلى موضعه
 فوضع فيه زينة المباركة يوم الاثنين وقيل رسل صحابي لا ثم يدرك ذلك
 كان في الهجرة ابن ثلاث سنين ثم شرح الموصلة الزرقاني بالبقا فذكر
واخرج أبو نعيم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان من ثلاث
 حل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن كل أمة كانت لغربش لخصت تلك الليلة و
 كانت كل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورب الكعبة وهو أمان الدنيا وسراجها لم
 ين كائنه في قرين ولا في قبيلة من قبائل العرب الا تحببت عن صاحبها وانزع
 علم الكعبة منها ولم ين سرير ملك من ملوك الدنيا الا أصبح منكم ملكا محمدا
 لا يظن يومه ذلك مرت جيش العرب إلى جيش الشرق بالبشارات وكذا ذلك
 البحار يشير بعضهم بمجال في كل شهر من شهره في الأرض في السماء
 ان بشرا اتفقوا ان لا في القاسم ان يخرج على الأرض ميمونا مابا كما قال النبي في
 بطون القصة اشهر كلما تشكو وجعا ولا رجعا ولا مضيا ولا ايض الشا فخرات
 الحسن على ذلك بوه عذر الله هو في بطون ان فحالت كمالا الهنا وسيدنا يحيى
 ذابها فقال الله انما له في وما فظا فظير ويكره بولوه فهو لوده ميمون مبارك
 فتح لمولوده بواب السماء وجازة فكانت منه تحدث عن نفسها وتقول اناني

[illegible]

آت جین مربی من حله سنه اشهر نوگزی بر جلد فی التام و قال
یا امنه ایک قد حلت بحر العالمین جمع طر فاذا ولدت نسبه جواد کانت محله
عن لغتها و تقول الله اخذنی ما یاخذ النساء ولم یعلم فی احد من القوم من
و جسدیده و امر اغیبا فمالنی ذک امریت کان جناب طیاره یجوز قد
مسح علی قوادی قدسبت یعنی کل عیب کل وجه کنت اجد ثم التفت فاذا
انما بشریه یضاه لبتا و کنت عطشی فمتا و لها فشره تا فاذا سنی فرما
ثم رایت نسوة کانت لطل الطوال کانهن من نبات عذراء تحت قری بے
فتیلا انما عجب انما بدیل رو فی نسوة تعجب اقول و اخوانه من ابن
لی قال فی غیره الروایة فقلن لی نحن نسوة امرأة فرعون مریم بنت
سحران هؤلاء من حج العین و شتمه الامروا اما سمع الوجیه فی کل سحر
اعظم ما تقدم فبیحا انما کتک بیا ساج امیض قد بین السماء والارض
فاذا قال یقول خذ من عین ان س قال رایت رجالا قد وقعوا فی لواء
بایهم یارین من فضة و رایت قطعة من الطیر قد اقبلت حتی خطت جی
بناتیر من الزمر و اجمعتهم المویاتیت فکشف الله عن بصری و ابصر
ملک ساعه مشارق الارض مناهیه و رایت ثلاثة آعلام مضروبان
فی المشرق و علما فی المغرب علما علی ظهر الکعبه فاخذ فی الخاص فقلت محمدا
صلی الله علیه وسلم فاجاب من لفتی نظرت الیه فاذا انما به ساج قد وضع لیس

و جسدیده و امر اغیبا فمالنی ذک امریت کان جناب طیاره یجوز قد
مسح علی قوادی قدسبت یعنی کل عیب کل وجه کنت اجد ثم التفت فاذا
انما بشریه یضاه لبتا و کنت عطشی فمتا و لها فشره تا فاذا سنی فرما
ثم رایت نسوة کانت لطل الطوال کانهن من نبات عذراء تحت قری بے
فتیلا انما عجب انما بدیل رو فی نسوة تعجب اقول و اخوانه من ابن
لی قال فی غیره الروایة فقلن لی نحن نسوة امرأة فرعون مریم بنت
سحران هؤلاء من حج العین و شتمه الامروا اما سمع الوجیه فی کل سحر
اعظم ما تقدم فبیحا انما کتک بیا ساج امیض قد بین السماء والارض
فاذا قال یقول خذ من عین ان س قال رایت رجالا قد وقعوا فی لواء
بایهم یارین من فضة و رایت قطعة من الطیر قد اقبلت حتی خطت جی
بناتیر من الزمر و اجمعتهم المویاتیت فکشف الله عن بصری و ابصر
ملک ساعه مشارق الارض مناهیه و رایت ثلاثة آعلام مضروبان
فی المشرق و علما فی المغرب علما علی ظهر الکعبه فاخذ فی الخاص فقلت محمدا
صلی الله علیه وسلم فاجاب من لفتی نظرت الیه فاذا انما به ساج قد وضع لیس

و جسدیده و امر اغیبا فمالنی ذک امریت کان جناب طیاره یجوز قد
مسح علی قوادی قدسبت یعنی کل عیب کل وجه کنت اجد ثم التفت فاذا
انما بشریه یضاه لبتا و کنت عطشی فمتا و لها فشره تا فاذا سنی فرما
ثم رایت نسوة کانت لطل الطوال کانهن من نبات عذراء تحت قری بے
فتیلا انما عجب انما بدیل رو فی نسوة تعجب اقول و اخوانه من ابن
لی قال فی غیره الروایة فقلن لی نحن نسوة امرأة فرعون مریم بنت
سحران هؤلاء من حج العین و شتمه الامروا اما سمع الوجیه فی کل سحر
اعظم ما تقدم فبیحا انما کتک بیا ساج امیض قد بین السماء والارض
فاذا قال یقول خذ من عین ان س قال رایت رجالا قد وقعوا فی لواء
بایهم یارین من فضة و رایت قطعة من الطیر قد اقبلت حتی خطت جی
بناتیر من الزمر و اجمعتهم المویاتیت فکشف الله عن بصری و ابصر
ملک ساعه مشارق الارض مناهیه و رایت ثلاثة آعلام مضروبان
فی المشرق و علما فی المغرب علما علی ظهر الکعبه فاخذ فی الخاص فقلت محمدا
صلی الله علیه وسلم فاجاب من لفتی نظرت الیه فاذا انما به ساج قد وضع لیس

بذلک لکیر حد طلع فلما تبنا و قالوا تبنا احمد کانوا یعرفون ذلک یفرون و یعرفون
 و اخرج ابن عدی و ابن عساکر بن یحیی عن عطاء بن رباح عن ابن عباس قال قال
 البقی صلی الله علیه وسلم وراخونما و اخرج البقی عن ابن عباس کان
 رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی البلیل فی بطنه کبیری بالهناء فی الضوء و الکف
 و تعالی اعلم علمه ثم تمیز فصل من بیان حضرت عثمان
 بن مسعود رضی الله تعالی عنه اخرج الزبیر بن جراح فی أخبار مدینه و ابویوسف
 عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم متقی حمدا المتوکل مولد و کرم
 و جابر بن طایفه یسیر یفقد لای غلیظ یخیر یجته یحسنه و لا یکان فی بالسیة
 و اخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فملت علی شیخ من الازد عالم قدرا کتب
 انی علیه بیعنا فی سنة الا عشر فیرفع الی حیکم سیاسة فم قال حیکم
 انی اقلت ثم قال بقیة الی ملک و احدث قلت الی من قال اکتف الی من یطیک قلت
 لک انی اقل اجد فی العلم الصادق ان ینیب بقیة فی الحرم بیان علی امره
 فقی و کما قالنا البقی فخر فی غمرات و وقاع مظلمات و اما لکل فایض خفیض
 علی بطنه شامة و علی فخذیه البصری علامة و ما علیک ان تروی فی فخذک الی ملک
 و حسنة الا انی علی قال ابو بکر فقلت لک عن بطنی فرای شامة سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبة و اخرج الطیالسی البقی عن ابن مسعود قال

بذلک لکیر حد طلع فلما تبنا و قالوا تبنا احمد کانوا یعرفون ذلک یفرون و یعرفون
 و اخرج ابن عدی و ابن عساکر بن یحیی عن عطاء بن رباح عن ابن عباس قال قال
 البقی صلی الله علیه وسلم وراخونما و اخرج البقی عن ابن عباس کان
 رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی البلیل فی بطنه کبیری بالهناء فی الضوء و الکف
 و تعالی اعلم علمه ثم تمیز فصل من بیان حضرت عثمان
 بن مسعود رضی الله تعالی عنه اخرج الزبیر بن جراح فی أخبار مدینه و ابویوسف
 عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم متقی حمدا المتوکل مولد و کرم
 و جابر بن طایفه یسیر یفقد لای غلیظ یخیر یجته یحسنه و لا یکان فی بالسیة
 و اخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فملت علی شیخ من الازد عالم قدرا کتب
 انی علیه بیعنا فی سنة الا عشر فیرفع الی حیکم سیاسة فم قال حیکم
 انی اقلت ثم قال بقیة الی ملک و احدث قلت الی من قال اکتف الی من یطیک قلت
 لک انی اقل اجد فی العلم الصادق ان ینیب بقیة فی الحرم بیان علی امره
 فقی و کما قالنا البقی فخر فی غمرات و وقاع مظلمات و اما لکل فایض خفیض
 علی بطنه شامة و علی فخذیه البصری علامة و ما علیک ان تروی فی فخذک الی ملک
 و حسنة الا انی علی قال ابو بکر فقلت لک عن بطنی فرای شامة سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبة و اخرج الطیالسی البقی عن ابن مسعود قال

بذلک لکیر حد طلع فلما تبنا و قالوا تبنا احمد کانوا یعرفون ذلک یفرون و یعرفون
 و اخرج ابن عدی و ابن عساکر بن یحیی عن عطاء بن رباح عن ابن عباس قال قال
 البقی صلی الله علیه وسلم وراخونما و اخرج البقی عن ابن عباس کان
 رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی البلیل فی بطنه کبیری بالهناء فی الضوء و الکف
 و تعالی اعلم علمه ثم تمیز فصل من بیان حضرت عثمان
 بن مسعود رضی الله تعالی عنه اخرج الزبیر بن جراح فی أخبار مدینه و ابویوسف
 عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم متقی حمدا المتوکل مولد و کرم
 و جابر بن طایفه یسیر یفقد لای غلیظ یخیر یجته یحسنه و لا یکان فی بالسیة
 و اخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی امین
 قبل ان یبعث البقی صلی الله علیه وسلم فملت علی شیخ من الازد عالم قدرا کتب
 انی علیه بیعنا فی سنة الا عشر فیرفع الی حیکم سیاسة فم قال حیکم
 انی اقلت ثم قال بقیة الی ملک و احدث قلت الی من قال اکتف الی من یطیک قلت
 لک انی اقل اجد فی العلم الصادق ان ینیب بقیة فی الحرم بیان علی امره
 فقی و کما قالنا البقی فخر فی غمرات و وقاع مظلمات و اما لکل فایض خفیض
 علی بطنه شامة و علی فخذیه البصری علامة و ما علیک ان تروی فی فخذک الی ملک
 و حسنة الا انی علی قال ابو بکر فقلت لک عن بطنی فرای شامة سودا و فرق سترتی
 فقال انت بود رب الکعبة و اخرج الطیالسی البقی عن ابن مسعود قال

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم اراه بينه فخل
يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا ساطعا في أصلهم فقال ابرك
هذا قال هذا ابنك محمد وهو آدم وهو آخر وهو اول شافع **واخرج**
عبد المزيقي في جامعه الحاكم والبيهقي عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اني الانظر الى ماورائي كما انظر الى ما بين يدي **واخرج** ابن
عساكر عن بسط الاسمي قال لما فتح عثمان اخذ قال ابو هريرة فثبت
وفقت انه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله انشأ
جبال قوم لا تون من بعدى يؤمنون بي ولم يروني يعملون بما في الورق
المنطق قطت اى ورق حتى رايت المصاحف فاعجب ذلك عثمان امر
الابى هريرة بعشرة آلاف وقال الله اعلمت انك تعجب علينا حديث
نبينا صلى الله عليه وسلم **واخرج** الشيخان عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تاتين على احدكم يوم لان يراى احب اليه من
ابله وانه **واخرج** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اني رايت اخواني قالوا اولئنا احوالك يا رسول الله قال بل انتم اصحابي و
اخواني الذين لم ياتوا بعد **واخرج** البيهقي عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو كان اهل بيته يتناوكون لكان من اينما قاسوا
في خيرات الحسان في مناقب ابي حنيفة رضي الله عنه

[illegible]

اخرج احمد و الترمذ و الطبرانی و البيهقي عن ابراهيم بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني عند الله فاعلم اني بين يدي ان آدم لم يخل في طينة ناء من عن ذلك فاني دعوة ابني ابراهيم و بشارة عيسى و روي ابي الهيثم راب و كذلك اعمام النبيين يرين و ان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم مات حين وضعت لوز انفا و ات له قصور الشام و الله سبحانه و تعالي اعلم و عليه التبرع

فصل في بيان حضرت ابو امامة صاحباني نبي الله صلى الله عليه و آله

عنه - **اخرج** ابن سعد عن جابر بن عثمان الانصاري قال قدم احد بن زرارته من الشام تاجر في اربعين رجلا من قومه فرأى رويانا ان آتيانا فقال ان نبيا يخرج مكة يا امامة و صاحب رطل من فضة

و اخرج ابن سعد و احمد و الطبرانی و البيهقي و ابو نعيم عن ابني الامام فقال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان يدور معك قال دعوة ابراهيم بشري عيسى و رات امي اخرج منها و اضاءت بقصور الشام و الله سبحانه و تعالي اعلم و عليه التبرع

فصل في بيان حضرت ابو نعيم رضي الله تعالى عنه و كان من المعتمدين من قريش **اخرج** ابو نعيم عن طريق ابني بكير بن عبد الله بن ابني جهم عن ابيه عن جده قال سمعت ابا طالب حدث عن عبد المطلب قال بينا انا نائم في حجر رابيت رويانا النبي فخرجت منها فرأيت اشد يد فاعتريت كاهنه فريش فقلت لها اني رايت النبي لكان

۱۱۳۲
 ۱۱۳۳
 ۱۱۳۴
 ۱۱۳۵
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۷
 ۱۱۳۸
 ۱۱۳۹
 ۱۱۴۰
 ۱۱۴۱
 ۱۱۴۲
 ۱۱۴۳
 ۱۱۴۴
 ۱۱۴۵
 ۱۱۴۶
 ۱۱۴۷
 ۱۱۴۸
 ۱۱۴۹
 ۱۱۵۰
 ۱۱۵۱
 ۱۱۵۲
 ۱۱۵۳
 ۱۱۵۴
 ۱۱۵۵
 ۱۱۵۶
 ۱۱۵۷
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۹
 ۱۱۶۰
 ۱۱۶۱
 ۱۱۶۲
 ۱۱۶۳
 ۱۱۶۴
 ۱۱۶۵
 ۱۱۶۶
 ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸
 ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰
 ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲
 ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴
 ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶
 ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸
 ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰
 ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲
 ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴
 ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶
 ۱۱۸۷
 ۱۱۸۸
 ۱۱۸۹
 ۱۱۹۰
 ۱۱۹۱
 ۱۱۹۲
 ۱۱۹۳
 ۱۱۹۴
 ۱۱۹۵
 ۱۱۹۶
 ۱۱۹۷
 ۱۱۹۸
 ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶

۱۰۰
 ۹۹
 ۹۸
 ۹۷
 ۹۶
 ۹۵
 ۹۴
 ۹۳
 ۹۲
 ۹۱
 ۹۰
 ۸۹
 ۸۸
 ۸۷
 ۸۶
 ۸۵
 ۸۴
 ۸۳
 ۸۲
 ۸۱
 ۸۰
 ۷۹
 ۷۸
 ۷۷
 ۷۶
 ۷۵
 ۷۴
 ۷۳
 ۷۲
 ۷۱
 ۷۰
 ۶۹
 ۶۸
 ۶۷
 ۶۶
 ۶۵
 ۶۴
 ۶۳
 ۶۲
 ۶۱
 ۶۰
 ۵۹
 ۵۸
 ۵۷
 ۵۶
 ۵۵
 ۵۴
 ۵۳
 ۵۲
 ۵۱
 ۵۰
 ۴۹
 ۴۸
 ۴۷
 ۴۶
 ۴۵
 ۴۴
 ۴۳
 ۴۲
 ۴۱
 ۴۰
 ۳۹
 ۳۸
 ۳۷
 ۳۶
 ۳۵
 ۳۴
 ۳۳
 ۳۲
 ۳۱
 ۳۰
 ۲۹
 ۲۸
 ۲۷
 ۲۶
 ۲۵
 ۲۴
 ۲۳
 ۲۲
 ۲۱
 ۲۰
 ۱۹
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۶
 ۱۵
 ۱۴
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

شجرہ جنت حدیث ۱۱ راسہا لہو و ضربت باخصا ہا الشرق والمغرب و ما
 رایت لہو ازہم ہا اعظم من ہذا الشمس سبعین ضعفاً و رایت العرب اجمع
 ساجدین وہی تزداد کل ساعۃ عظماً و لہو اوتفا حاساً خفی و ساجدین
 و رایت رجلاً من قریش قد تعلقوا باخصا ہا و رایت قوما من قریش یریدون
 قطعہا فاذا ہذا ہا اتخذ ہم شاب لہم رقط احسن منه و جبا ولا اطلب منه
 یخافونک ثم یخرجون و یقطعون عینہم فرغت یدی لائت اول مہما نصیباً فقلت
 لمن انصیب فقال انصیب ہو الذین تعلقوا بہا و یسوقوا لہا فانتہت نظرہا
 افرقا و عروا فرایت وجہ الکلب ہنہ قد تغیر ثم قالت ان صدقت روایک فخرجت
 من صلیک بل یلک الشرق والمغرب و یدی لائت اس ثم قال لابی طالب
 کملک ان کون ہذا المور و کان ابو طالب یحدث بہذا الحدیث و ابی
 صلی اللہ علیہ وسلم قد سجد و یقول کان الشجرۃ و اشد اباقاسم لائت فقلت
 ان تو من یقول امینہ و العار و اللہ سبحانہ و تعالی علم و علمہ اعظم
 چند رصوں فصل من جے بیان حضرت سلمان فارسی
 رضی اللہ تعالی عنہ فی المواقب اللدنیہ فی حدیث سلمان فارسی
 عن ابن مسعود قال سمعت جبریل علیہ السلام یقول کنت اتخذت ابریکیم
 حلیم اصفی و من بعدہم فقال ان ابیک یقول کنت اتخذت ابریکیم
 حلیم اصفی و من بعدہم فقال ان ابیک یقول کنت اتخذت ابریکیم
 حلیم اصفی و من بعدہم فقال ان ابیک یقول کنت اتخذت ابریکیم

اسی کا ایک بیان ہے جس سے زیادہ جنت کی
 ایک کو ایک دیکھا پہلے اور ان کی
 ستر کی آیت میں شروع کریں جس سے
 اور ان کے بعد لائت و یو جی اس
 مارا اس کے بعد کہ رجب میں
 جے جوں کے بعد کہ رجب میں
 سب میں کہ رجب میں کہ رجب میں
 اس کا اور ذیل ہوئے ہوئے ہوئے
 سے کہ وہ سولہ دن یا نوے ہوئے ہوئے
 حدیث کہ بیان کہ سلمان فارسی
 نے اپنے سے کہ سلمان فارسی
 ابو القاسم نے کہ سلمان فارسی
 کہ ان کے لئے کہ سلمان فارسی
 لائت کہ سلمان فارسی

فصل من جے بیان حضرت
 سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ
 اس کا اور ذیل ہوئے ہوئے ہوئے
 سے کہ وہ سولہ دن یا نوے ہوئے
 حدیث کہ بیان کہ سلمان فارسی
 نے اپنے سے کہ سلمان فارسی
 ابو القاسم نے کہ سلمان فارسی
 کہ ان کے لئے کہ سلمان فارسی
 لائت کہ سلمان فارسی

مجلسی سید روح اللہ رضی اللہ عنہ

ابو نعیم رحمہ اللہ کہ منہ تک عذی ولولا ان خلقت الدنيا واخرج
 عن طاعت قال قيل للنجی صلی اللہ علیہ وسلم علمتم ربی تخلی خلق عینی من روح القدس
 واتخذوا ربهم خلیلاً وحفی آدم فما عظیم من الفضل فخر به جبریل فقال ان ربک
 یقول انکنت اتخذت ابراهیم خلیلاً اتخذ الله منک حبیباً وان کنتم کلمت من
 فی الاصل تخلی الله منک کلمت فی السماء وان کنتم خلقت من قبل ان خلقت
 المخلوق انشی سنة ولقد طلعت فی السماء ووطأ الم علیا احد قلمک لا یطأ احد
 بعدک ان کنتم مصطفیت آدم فقد شمت بک الانبیاء وخالقت خلقاً اکرم
 علی منک ثم اخلیتک الخوض الشفاعه والناقة والقضب والتاج والہرقة
 والنج والعمرة وشعر رمضان الشفاعہ کلھا لک حتی تل علی عرش فی القیامہ علیک
 معہ وولج الحمد علی منک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا ذکر فی منہ
 حتی ذکر معی ولقد خلقت الدنيا والہما لاسر فہم کرامک منہ لولا ان خلقت
 الدنيا **سولہویون فضل** من ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اخرج یسہقی وابن عساکر من طریق مالک عن الزہری عن انس ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال اشرق الناس نور عینین الا انی اشد فی الصدق خیر ما خیرت من من
 ابوی ظلم یسہقی شیئ من جہد الجالبیہ وخریت من کلاخ ولم اخرج من مخرج من
 دن آدم حتی انقبت الی ابی وامی فانیخ کرمنسا وخیر کرما **واخرج**
 ابو نعیم فی الطلیع عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی اللہ الی ربی

ابو نعیم رحمہ اللہ کہ اس وقت کہ عذی و لولاک اخلقت لایا و اخرج ابیہا
 من بطن قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ موسیٰ علیہ السلام خلق عیسیٰ من روح القدس
 اتخذہ ابراہیم خلیلہ و اطفی آدم فاما عیسیٰ من الفضل فہو جبریل نقال ابن کتب
 و قول انکنت اتخذت ابراہیم خلیلہ فقد اتخذک حبیبہا و ان کنت کلمت من
 فی الارض علیک فقد کلمتک فی السماء و ان کنت خلقک لکما من قبل ان یخلق
 الخلق باقی سنۃ و اقلہ و طلت فی السماء و سوط الم علیہا احدہا فیکمل لایطہا احدہ
 بعدک ان کنت جسطیت آدم فقد ختمت یک الانبیاء و ما خلقت علیہا اکرم
 علی منک قد اعطیتک الخوض و الشفاعة و النافقہ و القصب و السج و الہر و
 الوح و العرة و شمر رمضان و الشفاعة علیہا لک حتی تل عرشی فی القیامۃ علیک
 مدود و و تاج الحمد علی منک معقود و قرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع
 حتی ذکر معی و لقد خلقت الدنیا و الہما لا اعرفہم کما انک منزہ عنک لولاک اخلقت
 الدنیا **سولہون فصل** من ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 اخرج ابیہی و ابن عساکر من طریق مالک عن الزہری عن انس ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال افرق الناس فترتین الاہنیۃ اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین
 ابویہی ظالم یحیی شیئہ من جہد الجالبیہ و خرجت من کلاخ و لم اخرج من سلاخ من
 لدن آدم حتی انہیت الی ابی و امی فانما یرکبنا و یرکبنا ابوہ و اخرج
 ابو نعیم فی علیہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی ربی

[illegible]

فتوفي الى صدورهم وقبلوا راسي وابني عيني ثم قالوا يا حبیب الله لم نر
 انك لو تدري ما يراك من الخير لقرت عيناك ثم جاز الطي فاجبرهم فقال حبیر
 القوم ان هذا الظلام اسم ابکم وطائف من الجن فالتفوا منس به الى كابنتا
 حتى نظر الیه ویداوین فطفت ابی شمس ما ذكره ان ابی ارسی غشی بصره وفواهی
 صحیح فقال بضع ظفیری الازرق ان کلما صحیح ابی لارجو ان لا يكون ابی بنی بال
 فذهبوا الى الکاتب فقصوا علیه قصتی فقال اسکتوا حتی اسمع من الظلام فانه
 اعلم بامرکم فقصت علیه تلما سمع قولي وثب الی خصني الی صدر ثم نادى با
 صوته يا العرب يا العرب فلهذا الظلام واقفوني مع غزوات والعزی بن
 تركته وادرك البیدقن وکلکم یسیرن عقولکم وعقول الباطن انما لم یکن امرکم ولما یکن
 بیزن لم تسمعوا ابنته فطفت ظفیری فاسترعت من حجره وقالت لانت اعتر
 عتد واجت ولو علمت ان هذا يكون من فوکل ما ریت بالیک طلب لنفسک
 فبكت فاعان فی هذا الظلام ثم احتلنی فادهوني الی املی وبعث وثار الشن باجری
 الی انی عانی کانه الشراک قال ابو نعیم فی هذا الحديث ان امته وجدت
 الشغل فی حله وفي سائر الاماکن انما لم یجد شغلا والجن ان الشغل به فی ابته اطلو قما
 بدوا ان الحقة عند آخر الخلل بها يكون علی العالمین فاجتمع المعتاد والعرض
 وانه سعادته وقالی اعلم وعلمه اتم با یسویون فصل من بی بیان غفر
 ابو سعید الخدری عن ابی اشد قالی عنه اخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری

اور اس حال ہادی...
 اس کی زبان میں مرقوم ہے...
 کی اس خط کا ادراک...
 گروہ کی کیا تھا...
 کسی آواز میں...
 اس آواز سے قوم میری...
 اور میرا یہاں ہے...
 زیادہ ہوئی تو میری...
 بل کہ یہاں میری...
 پہلا ہوئے اس کا...
 زمانہ دراز کی...
 بہت لوگ...

عیزہ و ہونے کتبنا و ما اخذ علینا من صفۃ کذا و کذا حتی اوتوا علی نعشہ
قال وانا غلام ومارای حفظ و ما سمع اعنی ان سمعت صیحا من لیلۃ
بنی عبد المطلب فاذا قومی فزعوا و فاذا ان یکون امر حدث ثم نفخی الصوت
ثم عاد فصل فثبتنا صیاح یا اہل یشرب یا اکرکب الذی ولد بہ قال فجلنا
نحیب من ذلک ثم القادس را طویلا و نسینا ذلک فہلک قوم حدث
اخر دن و صرت رجلا کبیر فاذا نزل ذلک الصیاح بعینہ یا اہل یشرب
خرج محمد و تسبیحہ و جابہ الناسوس الا کبر الذی کان یاتی موسیٰ علیہ السلام
فلم یثب ان سمعت ان یکتہ رجلا فخرج بدعی النبوة فخرج من خرج من
قومنا و ما خرج من اخر و فلم یثبان منا احدث و لم یقض لی ان اسلم
حتى قدم بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ سجد و تعالیٰ اعلم و علیہ السلام
سنا **میسون فضل** میں ہے بیان حضرت ابو الطفیل سجانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ - و ہوا آخر من مات من اصحابہ قال سلم عیزہ -
اخرج ابو نعیم و ابن مردویہ فی تفسیرہ و الدیلمی فی مسندہ و ابو نعیم
عن ابی الطفیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی عشرة اسماء عندی
انما احبوا و اجمد الفلاح و النائم و ابو القاسم و العاشر و العاقب الماحی
و میں نے اس طرح الترمذی فی اشعاری عن سعید الجری عن ابی ہریرۃ
ابو الطفیل عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی عجب الارض عندی

[illegible]

ابنی تقریر میں
ابن الطنبل کے کہا گیا ہے کہ
نے حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا کہ
احمد بن حنبلؒ اور مالک بن انسؒ کی
حدیثیں اور روایات کی طرف سے
میں نے جو چیزیں سنی ہیں ان میں
ابن مسعودؓ کی حدیثیں اور روایات
میں سے جو چیزیں سنی ہیں ان میں
ابن مسعودؓ کی حدیثیں اور روایات
میں سے جو چیزیں سنی ہیں ان میں

فضل
 علی بن ابی طالب
 و ولادت عجلت کا کوئی
 شہادت کو نہیں بخوبی
 معلوم ہے کہ اس نے
 علی بن ابی طالب سے
 پہلے دنیا میں نہ آیا

قال لم تصب شی من ولادة الجالوت قال قال ابي علي عليه السلام
 من كان غير سراج ابي جعفر صاهق محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 نقاشي عنهم في الموارث اللطيفة روي في جز من ابي ابي سهل بن
 عن ابي عبد الله عليه السلام قال سالت ابا جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم كيف صار محمد صلى الله عليه
 وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث قال ان الله تعالى لما اخذ
 عالم الكون من ادم من ظهرهم ذرية بهم شاهد بهم على انهم است
 برهم قالوا ابي كان محمد صلى الله عليه وسلم اهل من قال لي انت بنا ولدك
 صار محمد صلى الله عليه وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث ابي زيادة
 من شرح الصلاة الزواني و اخرج ابن سعد وابن ابي الدنيا وابن
 عساكر عن ابي جعفر محمد بن علي قال كان قدوم اصحاب الفضل النصف من
 الحرم مشيئ العجل من مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخره فصوره ليلا
 و اخرج ابن سعد عن ابي جعفر محمد بن علي قال اريت امته وهي حلة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسماء محمد صلى الله عليه وسلم و اخرج
 ابن سعد وابن ابي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان
 علي بن ابي طالب قال ما خرجت من كحل ولم اخرج من مغل من كحل

بن ابي الحسن بن علي بن ابي طالب ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم في الموارث اللطيفة روي في جز من ابي ابي سهل بن
 عن ابي عبد الله عليه السلام قال سالت ابا جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم كيف صار محمد صلى الله عليه
 وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث قال ان الله تعالى لما اخذ
 عالم الكون من ادم من ظهرهم ذرية بهم شاهد بهم على انهم است
 برهم قالوا ابي كان محمد صلى الله عليه وسلم اهل من قال لي انت بنا ولدك
 صار محمد صلى الله عليه وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث ابي زيادة
 من شرح الصلاة الزواني و اخرج ابن سعد وابن ابي الدنيا وابن
 عساكر عن ابي جعفر محمد بن علي قال كان قدوم اصحاب الفضل النصف من
 الحرم مشيئ العجل من مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخره فصوره ليلا
 و اخرج ابن سعد عن ابي جعفر محمد بن علي قال اريت امته وهي حلة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسماء محمد صلى الله عليه وسلم و اخرج
 ابن سعد وابن ابي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان
 علي بن ابي طالب قال ما خرجت من كحل ولم اخرج من مغل من كحل

بن ابي الحسن بن علي بن ابي طالب ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم في الموارث اللطيفة روي في جز من ابي ابي سهل بن
 عن ابي عبد الله عليه السلام قال سالت ابا جعفر محمد بن علي بن الحسين بن علي بن
 ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم كيف صار محمد صلى الله عليه
 وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث قال ان الله تعالى لما اخذ
 عالم الكون من ادم من ظهرهم ذرية بهم شاهد بهم على انهم است
 برهم قالوا ابي كان محمد صلى الله عليه وسلم اهل من قال لي انت بنا ولدك
 صار محمد صلى الله عليه وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث ابي زيادة
 من شرح الصلاة الزواني و اخرج ابن سعد وابن ابي الدنيا وابن
 عساكر عن ابي جعفر محمد بن علي قال كان قدوم اصحاب الفضل النصف من
 الحرم مشيئ العجل من مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخره فصوره ليلا
 و اخرج ابن سعد عن ابي جعفر محمد بن علي قال اريت امته وهي حلة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسماء محمد صلى الله عليه وسلم و اخرج
 ابن سعد وابن ابي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان
 علي بن ابي طالب قال ما خرجت من كحل ولم اخرج من مغل من كحل

۹۱
مردمان اوسم سے یکے
ایکے کو سلطان جاب پختہ سے اپنی بیٹی ایک
ابن قلاطین کو رسم ایک ہے۔ اپنی بیٹی ایک
عروہ اور قلاطین کی سے عروہ کی کو قلاطین
دقائق کے بعد کی ہیں ایک سے ایک کو قلاطین
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گزری۔ عیسیٰ علیہ السلام
میں کو پڑیا اور رسم ایک کی سے عروہ کی
ابن قلاطین اور قلاطین کی سے عروہ کی

أدوم ولم يصني من علاج الجالبية شيئا ولم اخضع الامس طهارة والديه جان
وقال اياهم وعلمهم يا بنحو **فصل** من بيان حضرت
رضي الله تعالى عنه **الخروج** ابن سعد وابن عساكر عن عروة وعروة
قالوا ان فضيلة بنت نوفل اخذت ورقة بن نوفل كانت تنظر ونظا
فمر بها عبد الله فذعه لست بضع منها ولزمت من ثوبه فابى وقال حتى
اتيكن فخرج سرايا حتى دخل على امته فوقع عليها فاحملت برسول الله صلى
عليه وسلم ثم رجع الى المرأة فوجدنا فمظا فقال لاهل كك في الذي عثرت
علي قالت لا ممرت وفي وجهك اطعم ثم حبيت وليس فيك ذلك الزنى
وفي اخظ ممرت وبمن عينيك عرق مثل عرة الفرس ^{الفرس} حبيت وليس هي في
وجهك **الخروج** ابن سعد وابن عساكر عن طريق الكلبي عن ابي صالح
عن ابن عباس قال المرأة التي عرضت على عبد الله اعرضت هي
بخت ورقة بن نوفل **والخروج** الحزلي في البهوتف وابن عساكر
عن عروة بن انفسا عن فرس منهم ورقة بن نوفل وزيد بن عمرو بن نوفل
وعبد الله بن جحش وعثمان بن الحويرث كانوا عند جهم بن عبد مناف
يوافقهم راه كعبا على وجهك واذا لك فاذوه فزوده الى حاله
ليبت ان انقله اعمت فافزوده الى حاله فاطالب الله فقال
بن الحويرث ان هذا الامر حدث في ذلك في ليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible][illegible]

کتابخانه ملی افغانستان
کابل

[illegible]

سید محمد علی

(Handwritten Persian text from folio 80v)

[illegible][illegible][illegible]

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ انہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
 جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ انہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
 جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ انہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
 جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ انہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو
 جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے
 اور جو کچھ چاہا اس کی قدرت ہے

شروع
جو کہ خانہ اور زمین
فوت میں ہے اگر خیار دلا
اتحاد چوبین کے تو تھا
نرسہ کا جلا فدیہ کے
مولانا جلال الدین سیوطی
نے نقل کرنے سوال
کے کہ مغل کے لفظ
کا اہ بیت اول کے لفظ
جینا شیعہ کیا حکم ہے
جواب فرمایا ہے کہ مغل
کہ کا اصل یعنی حج بنا
اور قرآن شریف کا

حضور و وجود بقدر نیاز وجود الفانی انهم لو تركوا الشیء مع البقاة لزم عدم انتظامها و لا كذلك الائمة و وجود
من كل الطعام السیور و مخصوصا بنبوت مجرد فباقتهم و الله سبحانه تعالی اعلم و **ایضا قال** العلامة المدون علیه
رحمة الله الرؤف باقی ما ذکره کلامه سیکله باوجودیکه اصل حمل برای این فصل حسن و قریح عمل بیضا شد پس اطلاق
باعت اگر چه بدعت حسن گویند که نه سلفان کرام و علمای اهل بیت حمل منقول است کلام حمل می نشیند و جانش
با شیند و بنظر انصاف باید و دیگر این اطلاق ما بنا باطلاق بدعت حسن بدعت ترویج است که خیاب غلیظه ثانی
حتی الله تعالی بعد ائمة البدعة التراجیح ارشاد و جوده اند و درین شک نیست که وجود تراجیح بقول فعلی حضرت
صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و متحقق است پس چنانکه نظر التزم و مقبل حدیث است آن در تمام ما و برضایان بین
فعلی بن اطلاق بدعت حسن فرموده اند چنان بنظر التزم و مقبل حدیث است آن در تمام ما و برضایان بین
بلکه در تمام ال کابر علماء سلف اطلاق بدعت حسن بدعت ترویج است آن در تمام ما و برضایان بین
و تعالی اعلم و علامه **دوسری فصل** در بیان هر حکم عمل مولد شریف جو که هر بر سر او سلفی
جو که موافق دین و اذات باکر است و او خالی بود بدعات و مشکلات شرعیة سی افقا و مولانا احسان
جلال الدین سیوطی رح فی رسالته و بعد نقل السؤال عن المولد النبوی فی شهر ربیع الاول ما حکم رجعت الشرع
بل و محمود و از موم عمل ثیاب فاعلمه الام **الحجاب** ان اصل المولد یؤتی جمیع الناس حق قراة و تمسک
القرآن و رعایت الاخبار الواردة فی مبدء النبوة صلی الله علیه و سلم و ما وقع فی مولده من الایات ثم یحکم
سائر احواله و ینصرفون من غیر زیادة علی فکما من البیوع الحسنه التي ثیاب علیها صاحبها ما ینفع من عظم
قد النبوی صلی الله علیه و سلم و اظهار الفرح و الاستبشار بمولد الشریف صلی الله علیه و سلم و فی سبیل الله
و المرشاد فی سیرة خیر العباد و الشهوة السیرة الشایسته للعلامة محمد بن یوسف الشافعی قال فی
النکاح فی قضاؤه عمل المولد الشریف کم یقبل عن احد من السلف الصالح فی القرون الشانیة الفاضلة
و انما حدث بعد ثانی ما زال بل الاسلام فی سائر الاقطار و المدن الکبار یحقیقون فی شهر مولده صلی الله
صلی الله علیه و آله و سلم و یقبلون فی یامیه بانواع العزات و الطیر و السور و غیره

آویسوں کا
پڑھنا اور ان سے
جو اس بارہ میں وارد ہیں
روایت کرنا اور بعد اس کے
کہا کا بھلنا بدعتِ حسد ہے اور
اوس کے داخل کو تو بدعت ہے
کیونکہ اس میں صلی اللہ علیہ وسلم
مشتبہا تعلیم اور تہذیب کے
جوہر کا کھوشی

میں نے یہودی و اشاد
 میں جو کہ تیرا جی
 میں نے تیرا نامی کہے
 کہ تصنیف سے بہت ہی پہلے
 میں نے کہا ہے کہ اعلیٰ
 میں نے کہا ہے کہ اعلیٰ
 میں نے کہا ہے کہ اعلیٰ
 میں نے کہا ہے کہ اعلیٰ

مقامت بن
اور غوثیان
صدیق بن
علی علیہ السلام
سلمان بن
فہر بن
مقبول

في المبررات وليقتولن بقرّة مولده الكريم ويطهر عليهم من بركاته فضل عظيم فقال الامام الحافظ ابو بكر
ابن الجزري شيخ القراء من خواصه الامان في ذلك العام ثم بشرى عاجلته بنيل البغته والمرام طلت
واول من حدث ذلك من الملوك حسنة ايل الملك المنظر الوسيد كوكري بن زين الدين الحارثي
الاحمادي والكبير الاجواد وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تاييده كان صاحب اربل يعجل اليه
الشرفين في ربيع الاول ويختل باحتفال الاماكا وقد صنف الشيخ ابو الخطاب بن دحية كتابا في
سماه التتويخ في مولد البشير النذير وجازاه بالف دينار وقد خشي عليه الائمة منهم الحافظ ابو شامة
في كتابه الباعث على النكار المبدع والحوادث وقال مثل هذا الحسن يندب اليه ويشكر فاعله شي عليه
قال ابن الجزري ولم يكن في ذلك الا الرغام الشيطان وسروا بل الايمان وقال العلامة
طخيل في الدر المنظم قد علل النبون المنين صلى الله عليه وسلم فرجا بمولده الولا ثم فمن في كتابه عمله فقام
المفريتين الولا ثم الكتاب الشيخ ابو محمد المعروف بابن فضل شيخ شيخنا ابي عبد الله محمد بن النعمان وعمل
ذلك قبل جمال الدين العجمي الهمداني وايضا فيه وقال الشيخ الامام العلامة ناصر الدين
المبارك اشهره بابن البطاح في فتوى بخطه اذا التقى المنفق تلك الليالي وجميع جمعا
اطعمهم باجود ما معهم باجود سماعه ورفع المستع اشوق لا آخر لموسا كل ذلك مسروا
بمولده صلى الله عليه وسلم فخرج ذلك جازو ثياب فاعله اذا احسن القصد وقال الشيخ الامام
جمال الدين عبد الرحمن بن عبد الملك مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل كرم قدس
يوم ولادته وشرف وعظم وكان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقليد خط جهنم من عدله
الفرح بولادته صلى الله عليه وسلم تمت بركاته على من ابتدى بنشابه هذا اليوم يوم
الحجّة من حيث ان يوم الحجّة لا تتوكلك جهنم كذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن
المناسب اطهاره ورد انفاق اليسور واجابة من دعا رب الوليته المحضوق قال

وتمت بحول الله تعالى على السماع والقرآن له صلى الله عليه وسلم من القرآن في كل جزء
بغير زيادة ولا نقصاناً وما جرت عن ذلك من حديث في كل العام كثره الخمر والكر من أهل
والعاقبة روضة الرزق من زيارته المال والادلاء والاحياء ورواه الامام الشيخ المبرور
الاصمعي رحمه الله في الفرائض والبركة من مولد النبي صلى الله عليه وسلم
وقد علم انه كان جل جلالته وكان يصنع في كل سنة مولد النبي في جيل من جيله من
مستغنية فقال له حجة لزوجها اياها لجانها لم ينزل بالآخرين ولا ينفق ولا لا كثر
ويعتقد على الفقر والساكنين يطعمهم بالوجع اطعمهم في مثل هذا الشهر فاما الزكاة
لها زوجه الطاهر عجم الى نيا ولنفى في الشهر فصنع مولود الروميون بذلك سنة واحدة
وسرو بنه صلى الله عليه وسلم فاكثرت اليهود في ذلك قبل عليها الليل فاست اليهود
فانما برجل كثر الاثارة والرجاء من صاحبها بركات وتحت وسات من صاحبها من
الذي يراه واغراكم فكلم فقالوا الحمد لله صلى الله عليه وسلم ففانك من الزكاة
يكنى فقالوا نعم ففانك اليه وقد رمت وملت عليه فقالوا يا رجل صلى الله عليه وسلم
فقال له انك يا الله انك اليهودية وقاتل كيف تخبني وكيف تقول لي انك يا
عليه غير ذلك فقال لها ما احببت الا اعلنت اني المستعد وراك ثم فالت حتى لا يكون
اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله فانتبهت من النوم فتنقظت مني ففردت
من هذا التمام التي رأت في هذا الانام ففادت الله في رويانا
حجت فالتصديق لرسول الله صلى الله عليه وسلم بجميع الملك من ثالي حجت مولد الله

نقل عبارت محدث ابن جوزي رحمه الله عليه

وتمت بحول الله تعالى على السماع والقرآن له صلى الله عليه وسلم من القرآن في كل جزء
بغير زيادة ولا نقصاناً وما جرت عن ذلك من حديث في كل العام كثره الخمر والكر من أهل
والعاقبة روضة الرزق من زيارته المال والادلاء والاحياء ورواه الامام الشيخ المبرور
الاصمعي رحمه الله في الفرائض والبركة من مولد النبي صلى الله عليه وسلم
وقد علم انه كان جل جلالته وكان يصنع في كل سنة مولد النبي في جيل من جيله من
مستغنية فقال له حجة لزوجها اياها لجانها لم ينزل بالآخرين ولا ينفق ولا لا كثر
ويعتقد على الفقر والساكنين يطعمهم بالوجع اطعمهم في مثل هذا الشهر فاما الزكاة
لها زوجه الطاهر عجم الى نيا ولنفى في الشهر فصنع مولود الروميون بذلك سنة واحدة
وسرو بنه صلى الله عليه وسلم فاكثرت اليهود في ذلك قبل عليها الليل فاست اليهود
فانما برجل كثر الاثارة والرجاء من صاحبها بركات وتحت وسات من صاحبها من
الذي يراه واغراكم فكلم فقالوا الحمد لله صلى الله عليه وسلم ففانك من الزكاة
يكنى فقالوا نعم ففانك اليه وقد رمت وملت عليه فقالوا يا رجل صلى الله عليه وسلم
فقال له انك يا الله انك اليهودية وقاتل كيف تخبني وكيف تقول لي انك يا
عليه غير ذلك فقال لها ما احببت الا اعلنت اني المستعد وراك ثم فالت حتى لا يكون
اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله فانتبهت من النوم فتنقظت مني ففردت
من هذا التمام التي رأت في هذا الانام ففادت الله في رويانا
حجت فالتصديق لرسول الله صلى الله عليه وسلم بجميع الملك من ثالي حجت مولد الله

حضرت مولانا خانبه عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب علیه السلام در جواب سئالی که گفت از مجلس محرم مرثیه خوانی نموده و نوحه خوانده
در تمام سال در مجلس خاندن فقیر مستحق مشغول مجلس فرموده و شریف مجلس فرموده که این کار که مردم مضر عاقلان را میگردانند و در پیش
این قریب چارصد یا اندکس بکافریب نیز کس زیاد و از آن فراموشی نموده و در میان ایشان که فقیر را میگردانند
در فضیلت حسین که در حدیث شریف وارد شده و بیان می آید و آنچه در احادیث خاندن ایشان در بیان برهان تفصیل
حالات و بدای قائل ایشان وارد شده نیز بیان کرده شود و درین ضمن بعضی مرثیه از غیر مردم یعنی جن پری که حضرت
امام علیه السلام دیگر صاحب شنیده اند نیز ذکر کرده شود و بعد از آن تمام قرآن پنج آیت خوانده بر حاضر حاضر نموده آید و درین
اگر شخصی خوش الحان سلام بخواند یا مرثیه شروع اکثر حضرات این فقر را هم قوت و کمالی می شود نیست قدریکه اهل محلی
پس اگر این چیز را نزد فقیر همین وضع کند که در شجره جانی بود اقام بران اصلا نمیکرد و بایمانه مجلس بود و شریف این
نیست که تباخ ده از دهم شهر بیج الاول پس مردم مواضع معمول سابق فراموش شده و در خواندن در و شغل
فقیر آید و بعضی از احادیث فضائل حضرت صلی الله علیه و سلم ذکر شود و بعد از آن ذکر ولادت با سعادت و نبوت
از حال خضاع و طریقه شریف و بعضی از آثار که درین آوان ظهور آمده بمعرض بیان می آید پس بر حاضر از طعام یا
شیرینی فاتحه خواند و تقسیم آن بجا حاضرین مجلس شود و علاوه بر آن زیارت موی مبارک حضرت صلی الله علیه و سلم
نیز معمول قدیم است و بعد از آن حضرت مولانا خانبه مولوی اسماعیل صاحب راجه الله علیه در جواب تهنیت چهارده
که مولانا مولوی رشید الدین خانبه صاحب رحم نموده بودند نافه فرموده در جواب تهنیتی میفرمودم که عبارت از این است
سیر و هم که اعراب قرآن بد است یا نه اگر هست حسن است یا سیئه و این جمیع قرآن حکم قرآن بود و یا که ام حد
رسول الله صلی الله علیه و سلم به حکم هر دو بود پس بدعت است یا نه همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث
من بود بدعت است یا نه جواب از سیر و هم که اعراب قرآن بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است
بر بیان حال بران خوف است لیکن جمیع قرآن ظاهر که حکم کدام آیه قرآنی است و بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است
باشد لیکن بدعت است یا نه که مقصود از آن ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و درج بودن بعضی بدعت است
است و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من است حسن ظاهر با و اجر من علمها و تفسیر بدعت مبرور
بدعت خلط خنک در حدیث است من است بدعت خلط لای رضاه الله و رسول الله و حدیث من است حدیث من
من است لایس نموده چه از آن مرده و بودن بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدعتی نیست یا نه بدعتی بدعتی بدعتی
آن از شر غایت باشد مثل تفسیر و ترویج حسن باشد پس حکمی که از نص هر یک قرآن و حدیث ثابت نباشد بدعتی
یکه بدیل شرعی دیگر مثل جماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود بدعت نیست یا نه بدعت نیست
چون بدیل شرعی و حکم آن که در ایوم المکت کلمه یکم تواند آید و تنباض و غیر آن در بدعتی افضل است بدعت یا بدعت

نقل جواب حضرت مولانا خانبه عیسی بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب علیه السلام در جواب سئالی که گفت از مجلس محرم مرثیه خوانی نموده و نوحه خوانده در تمام سال در مجلس خاندن فقیر مستحق مشغول مجلس فرموده و شریف مجلس فرموده که این کار که مردم مضر عاقلان را میگردانند و در پیش این قریب چارصد یا اندکس بکافریب نیز کس زیاد و از آن فراموشی نموده و در میان ایشان که فقیر را میگردانند در فضیلت حسین که در حدیث شریف وارد شده و بیان می آید و آنچه در احادیث خاندن ایشان در بیان برهان تفصیل حالات و بدای قائل ایشان وارد شده نیز بیان کرده شود و درین ضمن بعضی مرثیه از غیر مردم یعنی جن پری که حضرت امام علیه السلام دیگر صاحب شنیده اند نیز ذکر کرده شود و بعد از آن تمام قرآن پنج آیت خوانده بر حاضر حاضر نموده آید و درین اگر شخصی خوش الحان سلام بخواند یا مرثیه شروع اکثر حضرات این فقر را هم قوت و کمالی می شود نیست قدریکه اهل محلی پس اگر این چیز را نزد فقیر همین وضع کند که در شجره جانی بود اقام بران اصلا نمیکرد و بایمانه مجلس بود و شریف این نیست که تباخ ده از دهم شهر بیج الاول پس مردم مواضع معمول سابق فراموش شده و در خواندن در و شغل فقیر آید و بعضی از احادیث فضائل حضرت صلی الله علیه و سلم ذکر شود و بعد از آن ذکر ولادت با سعادت و نبوت از حال خضاع و طریقه شریف و بعضی از آثار که درین آوان ظهور آمده بمعرض بیان می آید پس بر حاضر از طعام یا شیرینی فاتحه خواند و تقسیم آن بجا حاضرین مجلس شود و علاوه بر آن زیارت موی مبارک حضرت صلی الله علیه و سلم نیز معمول قدیم است و بعد از آن حضرت مولانا خانبه مولوی اسماعیل صاحب راجه الله علیه در جواب تهنیت چهارده که مولانا مولوی رشید الدین خانبه صاحب رحم نموده بودند نافه فرموده در جواب تهنیتی میفرمودم که عبارت از این است سیر و هم که اعراب قرآن بد است یا نه اگر هست حسن است یا سیئه و این جمیع قرآن حکم قرآن بود و یا که ام حد رسول الله صلی الله علیه و سلم به حکم هر دو بود پس بدعت است یا نه همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث من بود بدعت است یا نه جواب از سیر و هم که اعراب قرآن بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است بر بیان حال بران خوف است لیکن جمیع قرآن ظاهر که حکم کدام آیه قرآنی است و بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است باشد لیکن بدعت است یا نه که مقصود از آن ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و درج بودن بعضی بدعت است است و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من است حسن ظاهر با و اجر من علمها و تفسیر بدعت مبرور بدعت خلط خنک در حدیث است من است بدعت خلط لای رضاه الله و رسول الله و حدیث من است حدیث من من است لایس نموده چه از آن مرده و بودن بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدعتی نیست یا نه بدعتی بدعتی بدعتی آن از شر غایت باشد مثل تفسیر و ترویج حسن باشد پس حکمی که از نص هر یک قرآن و حدیث ثابت نباشد بدعتی یکه بدیل شرعی دیگر مثل جماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود بدعت نیست یا نه بدعت نیست چون بدیل شرعی و حکم آن که در ایوم المکت کلمه یکم تواند آید و تنباض و غیر آن در بدعتی افضل است بدعت یا بدعت

نقل جواب حضرت مولانا خانبه عیسی بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب علیه السلام در جواب سئالی که گفت از مجلس محرم مرثیه خوانی نموده و نوحه خوانده در تمام سال در مجلس خاندن فقیر مستحق مشغول مجلس فرموده و شریف مجلس فرموده که این کار که مردم مضر عاقلان را میگردانند و در پیش این قریب چارصد یا اندکس بکافریب نیز کس زیاد و از آن فراموشی نموده و در میان ایشان که فقیر را میگردانند در فضیلت حسین که در حدیث شریف وارد شده و بیان می آید و آنچه در احادیث خاندن ایشان در بیان برهان تفصیل حالات و بدای قائل ایشان وارد شده نیز بیان کرده شود و درین ضمن بعضی مرثیه از غیر مردم یعنی جن پری که حضرت امام علیه السلام دیگر صاحب شنیده اند نیز ذکر کرده شود و بعد از آن تمام قرآن پنج آیت خوانده بر حاضر حاضر نموده آید و درین اگر شخصی خوش الحان سلام بخواند یا مرثیه شروع اکثر حضرات این فقر را هم قوت و کمالی می شود نیست قدریکه اهل محلی پس اگر این چیز را نزد فقیر همین وضع کند که در شجره جانی بود اقام بران اصلا نمیکرد و بایمانه مجلس بود و شریف این نیست که تباخ ده از دهم شهر بیج الاول پس مردم مواضع معمول سابق فراموش شده و در خواندن در و شغل فقیر آید و بعضی از احادیث فضائل حضرت صلی الله علیه و سلم ذکر شود و بعد از آن ذکر ولادت با سعادت و نبوت از حال خضاع و طریقه شریف و بعضی از آثار که درین آوان ظهور آمده بمعرض بیان می آید پس بر حاضر از طعام یا شیرینی فاتحه خواند و تقسیم آن بجا حاضرین مجلس شود و علاوه بر آن زیارت موی مبارک حضرت صلی الله علیه و سلم نیز معمول قدیم است و بعد از آن حضرت مولانا خانبه مولوی اسماعیل صاحب راجه الله علیه در جواب تهنیت چهارده که مولانا مولوی رشید الدین خانبه صاحب رحم نموده بودند نافه فرموده در جواب تهنیتی میفرمودم که عبارت از این است سیر و هم که اعراب قرآن بد است یا نه اگر هست حسن است یا سیئه و این جمیع قرآن حکم قرآن بود و یا که ام حد رسول الله صلی الله علیه و سلم به حکم هر دو بود پس بدعت است یا نه همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث من بود بدعت است یا نه جواب از سیر و هم که اعراب قرآن بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است بر بیان حال بران خوف است لیکن جمیع قرآن ظاهر که حکم کدام آیه قرآنی است و بدعت است یا نه بدعت است یا نه بدعت است باشد لیکن بدعت است یا نه که مقصود از آن ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و درج بودن بعضی بدعت است است و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من است حسن ظاهر با و اجر من علمها و تفسیر بدعت مبرور بدعت خلط خنک در حدیث است من است بدعت خلط لای رضاه الله و رسول الله و حدیث من است حدیث من من است لایس نموده چه از آن مرده و بودن بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدعتی نیست یا نه بدعتی بدعتی بدعتی آن از شر غایت باشد مثل تفسیر و ترویج حسن باشد پس حکمی که از نص هر یک قرآن و حدیث ثابت نباشد بدعتی یکه بدیل شرعی دیگر مثل جماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود بدعت نیست یا نه بدعت نیست چون بدیل شرعی و حکم آن که در ایوم المکت کلمه یکم تواند آید و تنباض و غیر آن در بدعتی افضل است بدعت یا بدعت

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
مکتب خطی شماره ۱۰۶
تاریخ ثبت ۱۳۰۴
محل ثبت دفتر

جواب مولانا مفتی سید السید محمد علی مدظلہ العالی

و شغل کبری فارما جلیع کفری بلا خطه و لائل سطره در کتب سائنات جلیست منتی باختصار
و افاقه مولانا مفتی محمد سید محمد علی مدظلہ العالی جواب لالتو لولم جمهم سید سید خیر العباد و سید العبد
علی الا لاجا که پیش از کلام مان بوده و اینجا در ان نکست و حکمت بصیرت بنیاد با سناد و کتب جمع در
یوم الحساب قول فی الجواب تعینا بله الحق و هو قابل الحافظ ابو الحسین السخی وی فی فتاواه عمل المولود
الشریع لم یقل عن احد من اهل الصلاح فی القرون الثلثه الفاضله و ما حدث بعد علم منتی و اولی
یکبار تبارش شش عمر بن العجم و صلی هشت اول که سیکان کوک با شتبارش پندخته که نظر الدین بن
کوکری بن بن الدین با و شاه اربل است که در او نالغ تیر سابعه مخفلهای عالیبر برایش ترتیب کرده
صلی عام داد و انقض غاش عالمی را الامال العام اکرام گردانیده که نکت سبل الهدی الرشاد
فی تفریح النعمان محمد بن یوسف الشافعی و گویند که کاک کور هر سال در تقریب سیلا و سه کاف نیار جرت
مینمود و علمای عظام صوفیه اکرام را که در محفل او حاضر می شدند روز صلا و الغلات میفرمود و کتاب
الزکاة الزمان مبطل ابن الجوزی شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن کلینی معروف بن دجانه لسی از شمس
ان زمان که رساله التوحید مولانا البشیر النذیری تألیف کرده بخندش گذرانید و بار و نیار صلا
یافته قاضی ابن خلکان می آرد و الحافظ ابو الخطاب کان بن اعیان الخطار و شایع الفیض از قوم من
قد دخل الشام و العراق و قضا نابل و اربل و ستمائت فوجد کلها منظر الدین بن بن الدین یوسفی
الذی حل کتاب التوحید فی مولانا البشیر النذیری و ان النقا محفل آن علمای اعلام اختلاف کرده اند و رسا
در حقیقتش تألیف نموده و تحقیق آنست که اگر درین تقریب با حسن نیت و سرور و ادب و در
حالات و معجزات سرور کائنات علیه علی الا الصلوات و التحیات و شرات و سرات و اطعام لحام
و توشیح شیری و انعام و اکرام آنگاه نمایند و لم ی از منوعات شرعیه و ان منضم شازنده و جات
و امر سجد است و لهذا علامه سیوطی در صیاح الا جاب علی من ابن ناجیه میفرمایند و ما یقع فی الحاکم
در غیر مسلم محل الولد الشریع النبوی و صوابه من البوع الحسنة المندوبه و اذا اخلاص النکرات
شرع او علامه خود و شاه ای خود میزند و عذی ان اصل المولود ای جلیع الناس و اذنه

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
مکتب خطی شماره ۱۰۶
تاریخ ثبت ۱۳۰۴
محل ثبت دفتر
جواب مولانا مفتی سید السید محمد علی مدظلہ العالی
کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
مکتب خطی شماره ۱۰۶
تاریخ ثبت ۱۳۰۴
محل ثبت دفتر

کتابخانه عمومی مجلس شورای اسلامی
مکتب خطی شماره ۱۰۶
تاریخ ثبت ۱۳۰۴
محل ثبت دفتر

جواب علی بن ابی طالب
 بوقت خیمه جو سرسبز و غلغلہ
 اور علی کا درو اعلا مسرت
 ہے علامت شاد و خفا
 سب سے زیادہ علی بن ابی طالب
 کہ علامت اس علی بن ابی طالب
 کہ درو علی بن ابی طالب
 جنت اور عورت کو دیکھ کر
 اور اللات طرب کی گشت میں
 کہ خلاق پشیم جو سرسبز و غلغلہ
 کہ علامت علی بن ابی طالب
 دقت

[illegible][illegible]

وہاں قذافی جرنل آگیا جس نے
کہ جلیب بن نافر شرف کا ہے یہودی
اور اس نے فرعون کو قتل
کیا اور مٹی کو نجات دلا اور اس کی
شکر پڑھیں روز و شب

اصول الصالح في تروان الكثرة وكما في ذلك فقد شملت على محاسن
الاضد صان من تحري في علمها المحاسن وتجربتها ما كان بركة حسنة ومن الافلاوق
ظهر في تحريها على اصل ثابت واثبت في الصحيحين من النبي صلى الله عليه وسلم
تقدم المذنبه فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو يوم عرفه
وعرفه يوم موسى فخره فصوره شكر الله تعالى فيستغفر منه فقال شكر الله تعالى
على ما من به في يوم حين من ابداع الخلق من نوره واداء ذلك في نظير ذلك
من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بالانواع العبادات كالسجود والصيام
الصدقة والامانة اتي نعمة عظيمة من النعمة قوله في النبي صلى الله عليه وسلم
عليه السلام فينبغي ان تحري اليوم بعدنه حتى يطابق قصته موسى عليه السلام
في يوم عاشوراء وان لم يلاحظ ذلك لا يبالى بعمل المولى في اتي يوم
الشهر الى ان قال فبما تخلق يا صل عليه واما يجعل فيه فينبغي ان
يقصر فيه على يومه شكر الله تعالى من نجا تقدم ذكره من التلاوة والاعمال
والصدقة وان اشئ من المصالح البنية الحركة للقلب الى فعل الخير
اجل الآخرة واما ما تبع ذلك من السماع والهدوء وغير ذلك فينبغي ان يقال
ما كان من ذلك ما يحث بعين السرور في اليوم لا باس بالحاجة به
ما كان حرا لا مكره فيمنه واما ما كان خلاف الاول انبجى وظهر في تحري على
اصل آخر هو ما رواه البيهقي عن النس رضي الله تعالى عنه ان النبي

من جملة من تروان الكثرة وكما في ذلك فقد شملت على محاسن
الاضد صان من تحري في علمها المحاسن وتجربتها ما كان بركة حسنة ومن الافلاوق
ظهر في تحريها على اصل ثابت واثبت في الصحيحين من النبي صلى الله عليه وسلم
تقدم المذنبه فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو يوم عرفه
وعرفه يوم موسى فخره فصوره شكر الله تعالى فيستغفر منه فقال شكر الله تعالى
على ما من به في يوم حين من ابداع الخلق من نوره واداء ذلك في نظير ذلك
من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بالانواع العبادات كالسجود والصيام
الصدقة والامانة اتي نعمة عظيمة من النعمة قوله في النبي صلى الله عليه وسلم
عليه السلام فينبغي ان تحري اليوم بعدنه حتى يطابق قصته موسى عليه السلام
في يوم عاشوراء وان لم يلاحظ ذلك لا يبالى بعمل المولى في اتي يوم
الشهر الى ان قال فبما تخلق يا صل عليه واما يجعل فيه فينبغي ان
يقصر فيه على يومه شكر الله تعالى من نجا تقدم ذكره من التلاوة والاعمال
والصدقة وان اشئ من المصالح البنية الحركة للقلب الى فعل الخير
اجل الآخرة واما ما تبع ذلك من السماع والهدوء وغير ذلك فينبغي ان يقال
ما كان من ذلك ما يحث بعين السرور في اليوم لا باس بالحاجة به
ما كان حرا لا مكره فيمنه واما ما كان خلاف الاول انبجى وظهر في تحري على
اصل آخر هو ما رواه البيهقي عن النس رضي الله تعالى عنه ان النبي

فی الحجیم غلامه ابی انی فی یوم الاثنین لما نهضت عن السرور واحد فی الظن بالبعد
الزنی کان عمره مائة و ثمان و اربع و اربعون سنة و قد تفرغ لى غیره بالسنی
شرح المصنف فی نه العلامة الزرقانی و سببه انی کلک الحافظ ابن حبیب قوله ذیلہ
تحریرہ علی اصل کفرہ و ما راہ البیہقی الخ تصحیحہ الخ ما نہ حدیث منکر کا قال الحافظ
بل قال فی شرح المہذب حدیث باطل الخ تحریرہ علیہ ساقط و در شرح صفیر
السعادت است و در حدیث اس من غیر خاند و بعض آیات آمدہ و اما
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از طہورت عقیقتہ خود را چون وقت ولادت
معلوم و نشاء کردہ فیانہ فرج کردہ اما در نادان حدیث صغری بہت و خالی از
بجہ ہم نیست و اللہ اعلم و فی زاد المعاد ذکر ابن عمر عن انس رضی اللہ تعالی
عنہ فی حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نفیہ بعد ان جارتہ الشبوة و ذہ الحدیث قال ابو جری
فی مساکم سمعت احمد بن حنبلہ یحدث عن جلیل عن عبد اللہ بن النعمان عن ثمالہ
عن انس بن النعمانی صلی اللہ علیہ وسلم عن نفیہ فقال احمد بن عبد اللہ بن محمد عن قتادہ
عن انس بن النعمانی صلی اللہ علیہ وسلم عن نفیہ قال ابن ماجہ قال احمد بن حنبلہ
عن عبد اللہ بن حرام قوله انه قد روی الخ و الرازی الخ و البیہقی الخ و البیہقی الخ و البیہقی الخ
ابن ابی بکر بعد وقتہ بدر و ذکرہ لیسلی و غیرہ کہ فی شرح المصابیہ اللدیۃ علامہ
الزرقانی و ذہ ابی یوسف و غیرہ واحد من اہل السیر و غرہ فی المناہج الی الحدیث
الدرستی و لیا ضہ ما خرج لشیخان عن ابن عباس بن جبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و البخاری عن ابن السیوط عن ابن عباس بن جبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یطول الکلام فی ذکر انما ہاتل علی ان غیرات کما فی ذہاب جہاد و انہ قد
و ما در فی خلاف ذلک فی آیات و الاخبار فقال النوری قال البیہقی قد یجوز
ان یجوز ہر ذلک فی انما لیکون ہما تم تخلص من انما و خال الخ

در حدیثہ عن ابی بکر بعد وقتہ بدر و ذکرہ لیسلی و غیرہ کہ فی شرح المصابیہ اللدیۃ علامہ
الزرقانی و ذہ ابی یوسف و غیرہ واحد من اہل السیر و غرہ فی المناہج الی الحدیث
الدرستی و لیا ضہ ما خرج لشیخان عن ابن عباس بن جبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و البخاری عن ابن السیوط عن ابن عباس بن جبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یطول الکلام فی ذکر انما ہاتل علی ان غیرات کما فی ذہاب جہاد و انہ قد
و ما در فی خلاف ذلک فی آیات و الاخبار فقال النوری قال البیہقی قد یجوز
ان یجوز ہر ذلک فی انما لیکون ہما تم تخلص من انما و خال الخ

ماذا القیت قال اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فیه بقا قتی ثوبه واثالی
الفرقة اتی بین الایهام والحق تلباس الاصلح امه فی صحیح البخاری
فی کتاب النکاح فی باب تهاجم اللاتی ارضعنکم ویکرم من
الرضاع ما یحریم من النسب قال عروة وثوبه مولاة
لالی لبوب وکان الیوب لب عتقا فارضعت النبی صلی الله علیه وسلم
فلما مات الیوب لب ار بعض الیوب بشر حبیبته قال ماذا القیت قال
اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فی فیه بقا قتی ثوبه واثالی
صحیح البخاری العلل من اسیر جرحه القاری العلامة السینی ذکر سبیل ان
الباس طلل اللات الیوب لب رقیته فی ثانی لحدیث فی شرح فقال ما القیت کلمة
الا ان الیوب لب یخفف عن کل یوم ثمنین قال ذکر الیوب لب صلی الله علیه وسلم ولولیه
وکان یبشر فی الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی جرحه القاری
وفیه فی الحدیث من النقص ان کما قد یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
باسد کما فی حق الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
نصفه الی طالب الیوب لب صلی الله علیه وسلم ویاطلعه وعوده الی لبوب امه وفی حق
البخاری فی الیوب لب وروى عن ابی یوسف ان الیوب لب یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
ولا یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
سوی الکفر ما یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی

ماذا القیت قال اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فیه بقا قتی ثوبه واثالی
الفرقة اتی بین الایهام والحق تلباس الاصلح امه فی صحیح البخاری
فی کتاب النکاح فی باب تهاجم اللاتی ارضعنکم ویکرم من
الرضاع ما یحریم من النسب قال عروة وثوبه مولاة
لالی لبوب وکان الیوب لب عتقا فارضعت النبی صلی الله علیه وسلم
فلما مات الیوب لب ار بعض الیوب بشر حبیبته قال ماذا القیت قال
اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فی فیه بقا قتی ثوبه واثالی
صحیح البخاری العلل من اسیر جرحه القاری العلامة السینی ذکر سبیل ان
الباس طلل اللات الیوب لب رقیته فی ثانی لحدیث فی شرح فقال ما القیت کلمة
الا ان الیوب لب یخفف عن کل یوم ثمنین قال ذکر الیوب لب صلی الله علیه وسلم ولولیه
وکان یبشر فی الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی جرحه القاری
وفیه فی الحدیث من النقص ان کما قد یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
باسد کما فی حق الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
نصفه الی طالب الیوب لب صلی الله علیه وسلم ویاطلعه وعوده الی لبوب امه وفی حق
البخاری فی الیوب لب وروى عن ابی یوسف ان الیوب لب یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
ولا یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
سوی الکفر ما یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی

ماذا القیت قال اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فیه بقا قتی ثوبه واثالی
الفرقة اتی بین الایهام والحق تلباس الاصلح امه فی صحیح البخاری
فی کتاب النکاح فی باب تهاجم اللاتی ارضعنکم ویکرم من
الرضاع ما یحریم من النسب قال عروة وثوبه مولاة
لالی لبوب وکان الیوب لب عتقا فارضعت النبی صلی الله علیه وسلم
فلما مات الیوب لب ار بعض الیوب بشر حبیبته قال ماذا القیت قال
اللهم بعدکم غیرانی سقیمت فی فیه بقا قتی ثوبه واثالی
صحیح البخاری العلل من اسیر جرحه القاری العلامة السینی ذکر سبیل ان
الباس طلل اللات الیوب لب رقیته فی ثانی لحدیث فی شرح فقال ما القیت کلمة
الا ان الیوب لب یخفف عن کل یوم ثمنین قال ذکر الیوب لب صلی الله علیه وسلم ولولیه
وکان یبشر فی الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی جرحه القاری
وفیه فی الحدیث من النقص ان کما قد یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
باسد کما فی حق الیوب لب فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
نصفه الی طالب الیوب لب صلی الله علیه وسلم ویاطلعه وعوده الی لبوب امه وفی حق
البخاری فی الیوب لب وروى عن ابی یوسف ان الیوب لب یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
ولا یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی
سوی الکفر ما یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی فانه یخفف عن ثوبه واثالی

و اما عظام صحابه بود پس این بر همان طریق باید داشت و تحمل از طرف خود هرگز نباید سخت علمای نیکو سید که اتباع
 چنانکه داخل کردن میاید چنان در ترک آن نیز شاید متابعا که میگویند فی الفضل یحیی فی التکرک لکن فی الموضع اللطیف
 شرح مندرجین و صاحب انشا بدو لغز حجاب قدس سره در تحفه شاعر شریع شاره فرموده اند که روزی در مسجدی در قزوین
 نبی راعیه در اندام از حوالش انیسیت که مولانا جلال الدین سیوطی رحمه الله علیه این اثر را که مبرهن است
 برای ابطال انعقاد مجلس سلو آورده تقصیف نمود گفته که بر تقدیر صحت معارضه حدیث کثیره که مثبت خلاف این اثر
 است نمی تواند شد غیر بر تقدیر صحت این اثر گوئیم که محتملست که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شود و شغب این
 برض متوجه شده که منافق ادب مخالف و آب جد است نمیدانی که این شهر و دهکده بکلیت شایعین عباد خدایان
 اخلاص آنها میشود و حق است که چنین شهر و دهکده معهود در عهد رسول خدا صلی الله علیه سلم نبوده و الا بطلان صلوات بر
 حضرت علیه الصلو و السلام اجتماع مسلمانان در مسجد خود را اثر و منقول در آن عهد رست مینویسد است پس داعی بر منع
 اخراج قوم از مسجد قطع صحت و شورش شغب مینویسد و این روایت صلاحیت معارضه بارو است که در صحیح بخاری
 در باب من حمل لابل العلم ایما سلومه مذکور است ندارد و ان نیست که کان عبدالله ذکر الناس فی کل مجلس یعنی بر عهد
 بن مسعود که بنده میداد مردم را بر و تشبیه پس طبع سلیم و عقل متقیم پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص روز
 برای خطبه و دیگر عبدالله بن مسعود از طرف خود ایجاد کردند و عهد حضرت صلی الله علیه سلم نبوده پس چرا باعث شد
 عبدالله بن مسعود ای ترک کلامه اتباع که میگویند فی الفضل یحیی فی التکرک گزیده معاذ الله و انشیت را ترک میگردد
 فرمود پس این روایت بخاری از ابن عمر بن الخطاب است که تعیین و تخصیص روز برای عمل غیر از چه آن روز
 از حضرت صلی الله علیه سلم فرمایند جائز و مستحسن است باجماع اربعین تعیین و تخصیص عبدالله بن مسعود که روز پنجشنبه
 را برای خطبه و دیگر مقرر فرمودند استخراج اصل را برای تعیین مجلس سلو و هیئت مقرر برای احوال گفته و گوش
 سابقه که صوم عاشورا و صوم شنبه و عاده حقیقه است ثابت و متحقق گردید و متروک شایع که در حجاب تابع است
 آن متروک یعنی دیگر است نه مطلق متروک خواهد بود مستحرم در زمان شایع باشد یا بمقتضا من مصلحتی محدود
 طاری و لاحق بعد از آن سابق گردد و علما تصریح نموده اند که گاهی مقصود شارع از ترک فعلی و توقیف است نه نیت
 رحمت بر امت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی فرمود التزام استمراری آن فعل موجب جوب بر ترک است
 چنانچه در ترک التزام تراویح موجب صحت قرار داد علماء است پس اینچنین ترک الاحمال واجب الاتباع نباشد
 و فعل این حکم و التزام آن از حدیث اجماع است که نیفتد که منقطع و موجب و فعل التزام شایع بوده
 و فعل التزام دیگر است متصور نیست چنانچه علامه فیروز آبادی در صراط مستقیم بعد از نقل اقوال مختلفه در صلواته
 گفته حواش است که منقطع است بر آن نیز مستحب است و خوف توهم از رعیت مترفع شد و هشدار و بشارت تحفه

سوال بر مقررہ کلمہ در سال حج لندن و آنروز وفات حضرت مولانا و چونکہ زمان امر تپال غیر فارست چه حکم دارد **جواب** زمان اگر چه تپال غیر فارست اما بچہ بان تقدیر کرده میشود زمان را از شنبہ جزو قیام سال اینہا را شرعاً و عرفاً دورہ مقررست چنانکہ دورہ تمام میشود با ناز مشروع میشود و ہمین حساب مضامین ہر صوم ذوی الحجہ شہرج و چہین شہر دیگر دورہ حکم اتحاد و نظیر دادہ میشود چنانکہ در حدیث است کہ ہر دو عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالی نجات حضرت موسی علیہ السلام مفرق فرمود بین روز عاشورا کردہ است برای نگاہ روز دیگر ہم چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اما حق موسی انکضام یوم و اما الناس یصلیون فی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لالادھیت کردند بعدوم روز و شنبہ فرمودند فی حدیث کہ روز و شنبہ است و یکموت بنا برین یاد کردن آنکی نیم و آن ماہ سیم مردم وفادہ و چنان مردمان ازین جہان محفل این سیم گذشتہ اند ازین را انتظار بسوی ولایت کسی دیگر از آثار بخود میباشند پس ہم انتظار آن فائدہ مقتدرہ بمجالات کاشفہ دریافت شد کہ در چنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم سبز ہم میشود پس اندر مدعا ختم طعام دینی مباح است و در جہت نماز و اما کتاب محرمات از روشن ساختن چراغان و لمبوس ساختن قبور و سرفراختن ساختن ہر بیعت شیعہ اند و حضور چنین مجالس ممنوع است ازین جوابات احادیث آیت چند فائدہ مستنبط میشود اول آنکہ یقین مردم ہستیت اجتماع و جمع شدن بزبور بعد سال برای زیارت بزرگان و ختم قرآن کردن و فاتحہ بر شیرینی یا طعام خواندہ تقسیم آن نمودن این قسم اگر چه محمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و خلفا و را شدہ بود و لیکن چنانکہ این طوطی ندارد اگر کسی بعمل آرد باک نیست بلکہ بنا بر احتمال بر فائدہ برای اجارہ و اموات مگر از احتیاج و تسخیر خواہد داشت و نیز از اینجا مقرر میشود کہ نبودن امر سے از او خیر در زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و خلفای راشدین موجب عدم جواز درک است و بدعت سنیہ بودنش نیست و این فائدہ عینی بر بیان قول حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ است کہ تھا رامام نووی وغیرہ علمای دین است کہ ہر مرتحدث کہ مخالف قواعد شرعیہ باشد آنرا مستحبات و بدعات حتمہ است لہذا اجتماع مردم خواہ بروز ولادت یا وفات یا انتخاب امور و شہرہ البتہ بدعت سنیہ و ناجائز خواهد بود کہ باین صورت مخالف قواعد شرعیہست دوم آنکہ تعیین روز ماہ برای مولود و شریف و اجتماع مردم کجا و ماہ سیم الاول و بچیان برای النقا و مجلس ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام در ماہ محرم روز عاشورا یا غیر آن و تنقید السلام و شریفہ شروع و گریہ و بکا بر حال شہداء و کربلا جائز و بدعت است سوم آنکہ عید گرفتن و ولادت یا وفات نبی یا غیر آن عبارت از اجتماع مردم یا انتخاب مخطوبات شرعی است و آن البتہ منسوخ و ہمین سنی روز تولد و وفات نبی یا عید قرار دادہ اند گفتن صحیح است نہ مجوز اجتماع مردم حال روز ولادت قرآن و ذکر احادیث و خواندن درود شریف و تقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحہ بجا نرسیدن مجلس این امر جائز

اندک بافته بود اگر چنانچه سالن درین سماج متضمن بود که عبادت از قصد لغت و شایسته لغت خواندن است از این
 اخیری مرغی میرحرفان بعضی را از خیالی کرد و در وجه حضرت را صلی الله علیه و سلم دیده اند که ازین سو که میروند
 بسیار چندی اندرینها ترک نشود و بود و بودی شکل است محمد را اگر در قانع را اعتبار بود و برنمات اعتبار باشد مطران را
 به پیران بیستم صلیح نباشد و از راه طریق از طرق عبث می خندید و مردی موافق مقلد خود خواهد کرد و مطابق نشانها
 خود زندگانی خواهد نمود آن قانع و مناسباتی طریق پیر شدند یا نباشند و مرضی او بود یا نبود برین تقدیر مسلم
 پیری و در یک بریم خود را در هر دو موضع خود متقبل میگردد و در مورد صادق هزار قانع را با وجود پیر به نیم خونی خود
 و طایفه پیران به حصص پیران را از اضمات لعلام شمرده و هیچ اتفاقات با آنها نینمایند شیطان این سخن است توی
 مستغنیان را که اندک پیر شدند و اگر او ترسان از این انما از قندیان متوسطان چه گوید غایب زانی البابت است
 اندر سلطان شیطان محزون بخلاف تبدیان و متوسطان این قانع ایشان ثانیان اعتماد نباشد و اگر در کمال
 نبوده سوال فقه در آن واقع حضرت پیغمبر را ببینید صادق است و اگر کید و کفر شیطان محفوظان شیطان لا تشکل
 که او در این قانع با خفیه صادق نباشند و از کفر شیطان محفوظ جواب صاحب جرات که عدم مثل شیطان مخصوص
 بصورت خاص آن سرور علیه علی آله الصلوٰه والسلام که مدفون مدینه است میسازد و حکم بعیم آن تشکل بهر صورت یک
 تجویز نمایند و شک نیست که تشخیص صورت علی خاجه الصلوٰه والسلام خصوصاً در مناسبات بسیار متوسست پس چگونه
 اعتماد بود و اگر عدم مثل شیطان مخصوص بصورت خاص آن سرور علیه علی آله الصلوٰه والسلام نسازیم و بهر صورت یک
 به عید عدم آن تشکل با صورت تجویز نمایم چنانچه بسیار از علما بدان مسئله اند و نیز مناسب نیست شأن آن سرور را
 علیه علی آله الصلوٰات والسلام گویم که خدا احکام از آن صورت و در یافتن مرضی را مرضی آن از مشکلات است
 تواند بود که تشکل این در میان تشکله باشد و خلاف واقع را باقی نمود و بود و بیننده را در تشکله التباس انداخته
 عبادت و اشارت خود را عبارات و اشارات آن صورت علی صاحب الصلوٰه والسلام دانند و باشد الی ان فادری است که
 عنه و حالت نام که محل تعلیل است و جای التباس و تشکله با وجود تنهایی را از کجا معلوم شود که آن واقعه از
 تصرف شیطان محفوظ است تا تعلیل او معصوم را که گویم چون در احوال قصد لغت خوانندگان و شوشنگان
 متکثر شده بود که آن سرور علیه علی آله الصلوٰه والسلام ازین محل میخیزد و خواهد بود چنانچه معوجان از احوال
 و این معنی در تشکله این ان نقش گشته تواند بود که در واقع آن صورت میخیزد و دیده باشند که آن واقعه را
 مصیقه نباشد و یا مثل شیطان بود و ایضا اوقات و دروای صادق میمحل بر ظاهر بود حقیقت آنهاست
 که را می دیده است مثلاً صورت زید را در خواب دیده است و مراد از آن عمو داشتند مثلاً بواسطه علاقه مناسب که
 بمحلول بر تعبیر صورت زید را در خواب دیده است و مراد از آن عمو داشتند مثلاً بواسطه علاقه مناسب که

در بیان عمر و زید بوده است پس این واقع یا آن از کجا معلوم شود که محمول بر طایفه و از ظاهر هر صورت نیندازند
 بود که مراد از آن در مثل تغییر است بود و آن وقایع کنایات باشد از امور دیگر که آنکه مثل شیطانی را گنجایش بود و کلام
 اعتماد بر وقایع نباید نهاد و این را فاد رضی الله تعالی عنه یا آن کجا نیست که بوضع خود زندگانی نموده اند و از کلام
 بدست ایشان نیست تا غیر محض ایشان را غیر از انقیاد چه چاره است عیاناً باشد همچنان که اگر بعد از این توقیف نماید اگر
 در صفا توقیف کند که حاضر خواهد کرد و با آنکه فقیر در مع بر وسط مخالفت طریقت خود است مخالفت طریق
 خواه سماع و قیصر و خواه بولود و شرفانی بر طریق اصولیت بطلب خاص و وصول بطلب اصل این طریق منوط
 بر این است که هر کس بطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب این مگر نظر
 نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند از این کاسی که در دنیا است که میگویند یعنی این کاسی که در دنیا است
 است پس کنیم و چون شاخ دیگر کرده اند از آن کاسی که در دنیا است که میگویند یعنی این کاسی که در دنیا است
 و قدوه ما پیران هرگاه در وی امری دقت شود که مخالف این طریقه علیه بود جای خطر این فقر است
 احتیاج مخالفت طریق الدیر گوار خود و فرزندان حضرت خواجه طاهر قدس سره بعد از تفسیر طریق والدین بر گوار
 طریق اصل ایشان مخالفت نمودند و این کفندگان مجاهد فرمودند چنانچه جمیع شریف شانی رسید باشند
 الی الله فاد رضی الله تعالی عنه و اگر صفا حضرت ایشان درین دین و دنیا زنده بودند و این مجلس اجتماع
 میشد یا باین امر می شد و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقیناً فقیر نیست که هرگز این معنی را تجویز نکند
 بلکه انکار نموده و مقصود فقیر علام بود محمول کنی یا کنی یا چه مضائق نیست و گنجایش مشوره اگر مخدوم
 و یا از آن بجای بر همان وضع مستقیم باشند فقیران از محبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیرا و چه
 والسلام اولاً و آخراً اللهم باخترنا من جناب حضرت مولانا مولوی محمد مظهر صاحب شریفی مجددی
 و ملوی مدنی در مقامات سعید و در بیان حالات حضرت والد ماجد طود قدس سره و تقیم فرموده اند و بعد
 حضرت ایشان بعد از این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزد یک و در طاعت و عبادت
 مستحب است و در این باب رساله خاص دارند و در آن تحقیق فرموده اند که منع حضرت محمد و آله و ائمه
 رضی الله تعالی عنه از مولود خواندن محمول بر طایفه و غناست لا غیر از جهت مجرد فساد الشیخ علی بن
 الفاکانی الذی لم یضرب له و ظاهر اینجا و انصاف الیه انما و الرقص و التلایع الشبان من السنه و غیره

نقل عبادت مولانا محمد مظهر قدس سره

تقریر جامعہ اسلامیہ دارالافتاء علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مسحورات نمبر الذی لا یختلف فی تحریرہ نالیہ قال العلامة مولانا جلال الدین سیوطی ردا علیہ کلام صحیح فی نفسہ غیر ان
 فیہ ما جاہل من قبل ذہ الامشیاء المحدثۃ الیہ من حیث الاقتضای لاطہار غیار الولد بل وقع مثل ذہ الامشیاء الاقتضای
 لصلوۃ المحدثۃ مثلاً کانت قبضۃ شیعۃ ولایزم من ذہ الامشیاء اقتضای لصلوۃ المحدثۃ کما ہذا صحیح و قد رانا بعض ذہ الامشیاء
 لیا لی من مضان عند جمیع الناس لصلوۃ التراويح بحکم الاقتضای لاجل ذہ الامشیاء فرقت برأیاً بل نقول اصل الاقتضای
 لصلوۃ التراويح من حیثہ و قد رانا ذہ الامشیاء من ذہ الامشیاء قبضۃ شیعۃ کذا نقول اصل الاقتضای لاطہار غیار الولد
 مندوب قرینہ و ما فیہ الذہ الامشیاء و قد رانا من ذہ الامشیاء و عباره رسالۃ فی صلوۃ مولانا و ستانی الیہ
 کریم رحمۃ اللہ علیہ کبسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و معیذاً فقیر کرامت علی جوہری کی طرف سے برادران بنی حوائج
 علی طرہ اولیاد غار باد حجت کتب خانہ دارالافتاء علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مرشد برحق احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کہتے ہیں اور انکی کتاب صراط المستقیم کو سچی کتاب بنی ہیں بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے مطالعہ فرمیں کہ
 حاجی چاہا کہ صاحب ساکن مبارک پور نے زانی ملامتوں کو مولوی فیض اللہ صاحب غلام گڑھ میں حاجی چاہا کہ کیا کہ
 فیض اللہ صاحب کے رد کرنے سے ہم لوگوں کو نماز بخیر لگاؤ مولوی صاحب ہاتھ جوڑ کے ہماری طرف سے کہو کہ فیض اللہ صاحب
 کے رد کرنے میں فیض اللہ صاحب کی کتب خانہ دارالافتاء علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوتی جو عننے اسکو رد کیا تو اس شخص سے سارا کام
 بنجاوے ایسی کچھ بگڑا نہیں ہے اور بات کہنا کہ کسی مقام میں بنی فیض اللہ صاحب کی تحقیق کے وسطی لکھا تھا کہ یہ کتاب
 تصدیق کے بارے میں متنازعہ نہیں ہے بلکہ یوں ہے جو بڑی سچ ہے بلکہ کہ کتاب فیض اللہ صاحب لکھی مولانا محمد اسماعیل کی تصدیق
 اور اصل کلام حاجی صاحب مذکور ہے کہ اگر بکرا یا نہیں سوہنات کو سنا نہایت فرس ہوا کہ اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلب
 میں ایضاً الحق کی خبر بار اولیاد ہی ظاہر کر دیا و فقہ کی کتابوں کے مسئلوں کا جواب فیض اللہ صاحب لکھی میں رد لکھا ہی اسکو سچی جواب
 اور بار ہی مرشد حضرت احمد قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کے جن مقاموں کا جواب فیض اللہ صاحب لکھی میں جن مقام میں کیا ہی
 اسکو سچی کہہ لیا اور یہ کہہ لیا کہ صراط المستقیم کی مصنف حضرت مرشد صوح ہیں اور اس کے لکھنے والی مولانا محمد اسماعیل ہیں
 اور فیض اللہ صاحب لکھی کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسماعیل ہے تو یہی اس میں کیا برآ کیا ہے تو اپنی مرشد اور مولانا محمد اسماعیل کے
 سنت و جماعت سے ہم لوگوں کو خبر داکر دیا اور فیض اللہ صاحب لکھی کے مصنف کے لاف میں اور ہمارے مرشد سے اسکی عداوت کے
 حال کو کہہ لیا سو ہزار ہزار تعجب ہے کہ فیض اللہ صاحب لکھی میں جو صراط المستقیم کا رد سنا اس مولوی صاحب کو تاخیر لکھا تو اب
 جواب دیا تو ایسا ہی سنا انکو کہنا سب سے کہ فیض اللہ صاحب لکھی اور صراط المستقیم دونوں کے اس مقام کو دیکھیں اور جو سنا
 اور پات کریں کہ فیض اللہ صاحب لکھی کی مصنف صراط المستقیم کو رد کیا ہی یا نہیں اگر رد کیا ہے تو اپنی مرشد حضرت احمد
 کے صراط المستقیم کو جن جانبیں اور سچ لکھیں کریں اور فیض اللہ صاحب لکھی کو جو اپنی جانبیں سے عجیب تماشے کی بات ہے کہ وہ مولوی
 ان کی بات کے رد کو دیکھیں کہ کیا کہہ لیا کہ فیض اللہ صاحب لکھی کو جو کہہ دین تو اب لانا انصاف کر کہ ہم اپنے مرشد کے لکھنے والے

اقدار کے میں ہوا اس قدر کہ جس کو بلال نے پہلے کتاب لکھنے کو سونپا اور پھر اب اس کی تفسیر کو
 ایضاح میں کے وہ شے جو کلام چھوڑے اور صراطِ مستقیم کے رہنے پر ناخوشہ گئی اس مضمون کو ساری صفت جہالت
 خصوصاً و فطرت کو ذکر کریں اور یہ بھی کہ کتاب کے نزدیک جہالت سے مسلمانوں کو بچا دینا بات کو خوشی کے حسب
 ایضاح میں والی نے صراطِ مستقیم کو رو کیا ہے تو اب ایضاح میں کا مصنف والا انھوں نے اصل مضمون کو ثابت کرنا کیا تھا
 اگر وہ بات ثابت ہوئی کہ ایضاح میں مولانا احمد سہیل کے تصنیف پر لکھا ہے کیا فائدہ ہوا اور کل میں بلال کو کوئی
 باب کا کیا یعنی صراطِ مستقیم تو درہم کی بنیوں مولانا احمد سہیل پر ہی عیب لگا جاوے گا ایضاح میں مولانا احمد سہیل پر
 کے مسئلہ میں ہی ایضاح میں کے مقصدوں کے طے پر ہی عیب کا حال ہو اور مولانا احمد سہیل کو جو شخص نے مکرر ہی پوچھا
 شریعت کے لوگوں نے طے کرنا ہوا اور نہ عیب کا شکر ہے یا ایک شخص میں کی تقلید کو جب نہیں کہتا ہی یا فقہ پر
 کرنا وہ جب نہیں جانتا تو اس میں خواہ مخواہ لاندہی اور ابائی عری کوئی بات ہوتی ہے اور نہ رسالہ شخص میں مولانا
 شریعت کو چھپیں اور اس کے قول افضل ہے اور نہ طریقہ سے پیشواؤں کے قول ہوا اور اس میں ثابت کیا ہی اور
 مولانا احمد سہیل کے یہ نظریات ایک شخص کا کہانی بالکل ہے جو جہالت کے مقابلہ میں لکے ہوئے کے کا کیا اعتبار اور قیام کا کیا عیب
 کہ مسئلہ کے دو متضاد زامی عالم قدیم کے فتویٰ سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے اور قیام میں ثابت کیا ہی اور قیام
 جو کہ قیام قدیم کا ہی سوا علی سکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث میں ثابت کیا ہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد دہانہ ہے
 کہ لفظ مولانا ابی بن قیام سے کیا ہے یا مذہبیت کی اور اختلاف کے یعنی جیسے چیز کی نسبت کسی بڑی کو پکارتے ہیں یعنی
 جیسے کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سے لگاتی ہیں تب اس چیز کی قیام ثابت ہوتی جیسے مولانا ابی کا اور ان کا موسیٰ یا ک
 فیض شریعت وغیرہ جیسے اس کا کہنا اور شاہ کا غلام تمام میں گہری قیام اور غلام تسلیم ثابت ہوتی ہے اور قیام
 یہ شائق رسالہ اصالی اصطلاح علم کا مولود کی قیام کرنے والی طرف ہے جو لوگ دھوکا کھا گئے ہیں وہ تو بہ کریں اور مولانا
 کو سن کر مولانا سے علاقہ توڑ دیا لیکن اور یہ اضافت تھیکے و طرح ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چوٹی یا حقیر
 اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہیں جیسے والدہ بچہ میں محترم کا بیٹا جو چاہے تہ طرہ عدہ کو مختصر حانی میں وہ بڑی سوہ بات ہے
 مگر تو مولود کی حقارت کرنا درست ہو گا یہ غلط ہے کہ کہ مولودیت مذہب سے یا اگر اسی یا حرام یا مکروہ ہی اور یہ سب قیام
 درست ہو گا کہ یہ مولود کے باطل کرنے کی خاطر جو اس کا ایک حال کا نام ہے کہ اسے غایۃ الکلام ابطال عمل
 فائز دیکھا گیا کہ ایک ایسا حال ہے جو مضمون بحث اور نہ لائق تفسیر کر کے باطل ہو سکیگا جب تک مختصر حانی کے مضمون کو
 اس کے بارے میں کتاب کے کوئی رد کر گیا ابی ایک مضمون ہے کہ مولود و بیوان کے مذہب سے انکی علم کی حقیقت ہو گا کہ انھیں
 کہ نہیں تو کچھ چال ہوا اس مضمون ہے کہ مولود انکی سارے عقیدہ اور علم اور سونگے حال ہوا اور قیام کا سنہ ایک کسی
 بنایا اور حال کے مطابق جو اپنی ساری تفسیر قیام کو سن کر کہا ہی اب کوئی حایل نہ کر سکا کی بات کوئی مسئلہ ہے

اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کو گواہی پر شفعۃ اللغات میں
 لکھا ہے کہ یہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے اس حدیث میں جو کلمہ اسکی ساتھ خاص کیا ہے جس بات پر اس حدیث کے لوگ
 کریں وہ بات حق ہی ہوگی پوری اس حدیث کو شفعۃ اللغات میں باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسرے فصل میں
 سو احادیث کی مخالفت کر کے مطابق لوگ اپنی گروہ کی لوگوں سے دین اور دینوں کا نام لیکر کہتے ہیں کہ غلامی ظالمی
 بات اور جو مسئلہ جو چاہیں وہی پوچھیں یہی کیا بات ان غلامانہ رویوں کے فساد کی پوری و اگر کفایت ہے
 کیا ہے کہ جریں شریفین جہاں قیامت تک کے باقی رہنے کی بشارت رسول اللہ علیہ السلام نے دی ہے
 کے علماء کی جماعت اس ملک و ستان ساری علماء کی جماعت کے نامی اور ان مسئلہ پر چہرے کے گروہ کی لوگوں
 سے کرتے ہیں اور یہ گروہ کی دین یا باہر عالم کی بات نامی اور ان مسئلہ پر چہرے کی تاکید کرتی ہیں اور کہتے ہیں
 میں تو سنت جماعت سے کسی بڑے علماء کی جماعت کو چھوڑنے کی ہی گروہ کی دین میں شخص کو چھوڑنا اور انکی
 اپنی متفقہ کو کرنا تو اپنی دینی اور اولاد متبع کا حکم اور انکی جماعت کے گروہ ہی جدا ہو جانا ہی کیا ہے
 جیسے کہ ہم لوگ مذکور شدہ ایک شخص اختیار کیا گیا سونا لیا یہی اور شہر اور گروہ کے لوگوں کے کہتا ہے کہ ہم لوگ
 یا سونا کے پاس یا سونا لیا اور دین اور رانی کوٹلی پر کسی اگر چہا پڑے تو سونا روپے تولہ ہمارا سونا خرید کر
 اور ایک دوسرا شخص ایک سیر تیل طرح کیا ہوا ایسی اور چپ چپ کر دان لوگوں سے کہتا ہے کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہے
 ہم شہر روپے لے کر بیچیں ہم لوگ جو کہتے ہیں ہم خرید کر جو کبھی خرید کر اسکی اور کہتا ہے کہ اچھا ہمارے
 ہم دین میں نہ کہتا ہمارا سونا کھلا کی سب سے بڑے تب وہ کہتا ہے تمام جہاں کے سنا اور دین میں نقطہ ہمارے، انکے ہے اور
 ہمارے ساتھ غلامی ظالمی کے آپسے اگر کوئی خریدتا ہو تو ہم لوگوں کے انکے سونا خرید کر وہاں بایں انصاف سے کہو
 ان دونوں میں ہر گز ہی اور یہ ہر گز کی بات کو کوئی عقل والا قبول کرے گا یا نہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جیسے ہر گز نہ
 اور جگہ کے ہزاروں سنت و جماعت کے علماء اور دین شریفین کی سارے علماء اور سارے جہاں کے سارے
 جماعت علماء ہی تحقیق کر لو ہم سب سے تو انہو جو شہرے تو ہماری بات کو نہ مانو بلکہ ہر گز کہہ رہے ہیں
 کریں اور حقیقت میں قیامت کی امت لوگ میں جتنا اختلاف ہوگا سب کا فیصلہ آپ فرما لیں میں مختصر یہ ہے
 کہ ایک حدیث جو پہلی نہ کہ چوٹی اور دوسرے حدیث جو آگے تھی میں سارے اختلاف کا فیصلہ کر لیا ہے، دوسرے حدیث
 یہ ہے شکوہ ہے صلیح میں باب ثواب ذہ الامت کی ایک فصل میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسنی کہا کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل الامتی مثل المطر لیرى اوله فیلکم ثم خرد مثل سیر امتی کے مانند مینہ ہے ہی دین میں
 جتنا کہ پہلا مینہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہے اسکا اخر شفعۃ اللغات میں جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاصہ
 ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہ سب سے بہتر اور فائدہ مند ہی ویسا امت بہتر ہونے میں سب سے بہتر

نظر علیہ رحمۃ العالیٰ العلماء و زعماء العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر

قاری نقشبندی مجددی نقض اللہ لعل قیام و خیرا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و صلوات اللہ علیہ من اللہ الصلوات
جلالہ ابو الخیر احمدی مہربانہ این سالہ شریف شرف شہزادہ اللہ مراد خیرا و حسن علیہ الخیر فی الدین و الدار الآخرہ
بیاخویش زینا نوشتہ اند ہرچہ نوشتہ اند صحیح است و محمول اصحابی ہمین است و جابر کف عرقانی باز اند و در صلوات
تقدیری و تہفاسات علم و عمل صبا بی ہشتان کہ در حیرت حیرتین نقیہ خود نماز مجددی شریف خفی نہ صبیح یقی نسب

ابو الخیر محمد الدین
الغفر لہ و العفو عنہ

بقیہ سلطنت اندامیداتق قنالی دارم کہ جو خلع گردند ابرار اللہ علیہ و علیہ اولادہ آمین

نظر علیہ رحمۃ العالیٰ مولانا شاہ ابو الخیر حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر

سلف علامہ طریق الشریعہ و الطریقہ فی جو پرہ سالہ اللہ اعظم فی بیان حکم و النبی الاعظم من تحریر کیا و ہمین صواب ہے فقیر کا

یہ بھی اعتقاد ہی اور اکثر مشائخ نظام کو اسی طریقہ پر پایا خداوند تعالیٰ کو کف کی علم و عمل میں بہت زیادہ عطا فرمادی

محمد ادا اللہ قاری

اللبس الضعیف فقیر ادا اللہ بچشتی الصابری عفی اللہ عنہ

نظر علیہ رحمۃ العالیٰ مولانا شاہ ابو الخیر حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر

اس سالہ کو میری قیامت کے لئے کمالی طرح سننا اسکا اسلوب علیہ طریقیہ بہت ہی پند آیا اگر کسی نصف میں کہیں کہیں

تو لوگ اوسى بنا لہ برجل نگا اسلئے اوسى جو کہ دعا پر کثرت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اسکی نصف حقوق نصف کو جو حاصل

کوا بہ خیر عطا فرمادی اور اس سالہ سے ملکوں کے نصف کے یا کو تو کئے اور کو لہ بہت پر لاوی اور نصف عطا فرمادی

اور تندرستی میں بہت بخشی اور میرے اسانہ کلام کا اور میرے عقیدہ و ولاد شریف کے باہین قدیم میری تہا اوسى

کہکھلے پر بیچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا لاد و بیچہ کہکھلے میں بیچیم ہم برین گندم و اور وہ عقیدہ ہے کہ نقاد

مولود شریف کے ملکات سی خالی جو بیسی تھی اور باجا اور کثرت سی کوئی بیوہ نہ ہو بلکہ وہاں صحیح کے موافق ذکر

معجزات اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا جاوی اور بعد اوسى اگر طعام خجستہ یا شیشی ہی قسم کیا

اوسین کہہ ہرچہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سی باد و کثرت اور باران میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کئی

دین کی خدمت کو تھے میں اور وہ ہر طرف سی آریہ ہوگ چھوڑا و کو ہایت کو سے ہادیوں کی طرح بلکہ اوسى زیادہ

میرے میں اسی فعل کا انقاد و کثرت ہوئی اور ہر ذکر کی اہمیت میں در کثرت میں مسلمان ہاں

کو بطور نصرت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کہ کوسر نہ کوین اور کوال سی ملکوں کی طرف جو نصرت کے کہتے ہیں

میرا شفا کرین و تعین یوم میں اگر میرے عقیدہ نہ کہ اس کج سوال و دین جائز نہیں تو کہہ ہی ہرچہ نہیں

اور جواز کا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چہ سبکست جو عطا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

صاف و عطا محمد نہیں ہے جائز کیا ہے اور خباب صمد سالہ لے بھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہوا ہے کہ

ان شکر و کمالیوں پر ہے کہ کہانی مغربی کی نقل و کچھ سلف صالح کو تکلیف دہ دشمن اور صوفیہ صانیفہ سے ایک ہی صوفی
 پروردگار کو حال مضل تھلا یا اور خدا سے بڑے کہ بہن اولوں کو ان اوتاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ علیہ السلام
 اور انکی صاحبزادہ ولی اللہ و ہوا اور انکی صاحبزادی شاہ فریح الدین و طوی اور انکی بہائی شاہ عبدالغنی
 اور انکی انوس حضرت مولانا محمد حق و طوی قدس اللہ سرہم سے سب سب ہندوستان مضل میں داخل ہو چکے ہیں۔
 ان ایسی تیزی پر کہ جسکی ہوا حق ہو چکے ہیں اور محدثین اور صوفیہ سے مرین اور مصر اور شام اور یمن اور آفریقا
 میں لاکھوں گلوں میں ہوں اور ہر حضرات چند ہایت پر۔ یا اللہ بہن اور انکو ہایت کر اور سیدہ رستہ پر چلا
 آئیں تم آئیں اور ہر بعضی تیزی طرف نسبت کرتے ہیں کہ عرب کے خوف سے تفریق کے طور پر کثرت کرتا ہوں اور حق
 ظاہر نہیں کرتا یا کمال جو ہر اور انکا قول مخالف وہی ہے یمن بکلف کہتا ہوں کہ میں کبھی حضرت سلطان
 سامی جو میر خیزد یکم خلاف واقع ہوا انکی رعایت یا انکی دزدانہ اور انکی رعایت کے کبھی نہیں کہا بلکہ صاحبان
 و دونوں خدین جو میں بلایا گیا ہوں کہتا ہوں اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان العظم یا انکی ہذا
 اصرار تراضی ہوئی اور میر جلیگر اور گنگو جو خان لکھی ہوا شاہ کہ میر سے پاشا حمید و زربو ست سے لکھی
 حکم کی مخالفت کو تین امور کا سمجھتے تھے یہی گنگو تخت جو مجلس عام میں انی تمام عجز والی خاص کر مرین
 بڑے چوٹے کے سب بخوبی جانتے ہیں بلکہ اگر تین تفریق کرتا تو ان حضرات تکبر کے خوف سے تفریق کرتا چوٹے
 کہ جب ان کا تہ ہے امام کی اور جلال الدین بیہولی اور ابن جبر اور میر اسرا عالم تقویٰ شاعر صاحب اور ان کے
 اور پیر و مرین و عبد الرحیم اور شاہ ولی اللہ اور انکی بیو شاہ فریح الدین اور شاہ عبدالغنی اور انکی نوکری
 محمد حق قدس اللہ سرہم جو بڑے تین غریب انکی سلسلہ اور ان میں شامل ہوں اور نہ سلسلہ پیر و مرین
 اس طرح جو بڑے کتا بہرہ و طرح سے تفریق اور بلکہ کفر میں بھی قصور کریں گے ہر یمن اور ان کے ان حرکات سے
 نہیں ڈرتا اور جو میر سے ان سوال کی تائید اور حجاب محقق مصنف رسالہ کے سے جابجا تہیز فرمائی ہے اسی
 انکاف کرتا ہوں والہ علم و علانہ فقط اسی قصہ و قال لغیر الراجی رحمہ کریمہ اللہ
 محمد صحت اللہ ابن خلیل الرحمن غفر لہم کما اللہ الختان
 تقریر خات موئی شجرہ حب شاہ گرد خیاں مولانا
 مولوی شاہ محمد حب محمد گنگوی اوام فیضیہ

محمد حب
 ۱۲۹۳

الحمد للہ الذی التنا بلا لادۃ النبی اکرم والصلوۃ علی رسولہ الذی امر بالتکلم بالسواد الاعظم و علی والدہ صحابۃ
 اجمعین کہ یوم الدین اما بعد عرض کرتا ہوں کہ یہ سال اللہ العظمیٰ فی مولد النبی الاعظم اس چتر کی نظر سے گزرا
 ہر مضمون لا جواب ہے اور پسندیدہ اولوالالباب اور کبریا کو اسکی مصنف تحقیق میں کشش نے لفظ انہار

و قد بین من شیخ الاسلام علامی عرف بہ و دوم ہمسری مستند بلکہ کاذب فضلاء عالم کے تھما جو یہ کہ ان کا علم و فہم بکثرت
 و سیاحت و معارف و امتیازات و تہذیب و ادب و حجت جان اہل اسلام کو نہ کہ عین مجلس مولانا
 کا خوش ہر وہ مجلس شریف کہ جو کلمہ شریف دین ہے اور طوطی و فلاح القین و مجلس کس جو ہر وہ کلمہ و ذیل پر
 ذکر و اذکار و روز و عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ جو شہداء و شہداء کی مکان ذکر شریف کثرت و مدد شریف قیام
 تاجی یقین وقت ذکر سار کی خوبی حسین انصاف و مع و بیان و اذکار و اذکار ہے اس پر شریف سے بوجہ حسن عقاد
 ہوتی ہر کلام انصاف علیک انباء الرسل انثبت برنوا و کد جاء کفی ہذا الحق و وعظمت و ذکر لہم انہم احببت کرسل
 تثبیت نواد او مد و غلطہ او ذکر کا شہر و وفا غنک بذر سیدہ لسلین حبیب حسن انصاف القین تہذیب و کن لہم انہم
 الاقام الخیر اللہین اس شریف سے یہ بھی واضح ہوا کہ ہر کلمہ شریف و اذکار و غلطہ میں داخل ہے بلکہ علی او اس میں ہے
 یہ ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 نیز ظاہر ہے کہ جو ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 پس معلوم ہوا کہ جو ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 ثابت میں اول سے اول ثانی سے ثانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ و ابی
 کہ تو میں ہو گا جب تک ہر کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 بسا یا جاوی یا حاضرین ہر کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 اور وہ ایک فعل ہے جو ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 مزید و تہذیب کا باعث ہو گا تو کیا ہو گا شہداء کی مکان ذکر شریف کثرت و مدد شریف قیام تاجی یقین وقت ذکر سار کی خوبی حسین انصاف و مع و بیان و اذکار و اذکار ہے اس پر شریف سے بوجہ حسن عقاد
 کی خاطر اور چمکی ہے ذکر کی عظمت و شہادت ہوتی ہے و دونوں کے تقاریر بہت سے شریعت میں موجود ہیں خلیلہ و غلطہ
 قرآن و حدیث اور حضرت حسان کے لئے مبارک ہونا شریعت و حدیث اور غلطہ کے و اذکار و اذکار ہے اس پر شریف سے بوجہ حسن عقاد
 ثبوت تعظیم ذکر پر ہی ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 کہتے ہو کہ کوئی کہے وہ رضاعی مان تہیں او کی تعظیم کو نہ کہ قرأت ہے ہر کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 خیال کو ہے ہر کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 ہوا کہ ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر
 سادہ ثابت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وہ کلمہ و اذکار و محبت سرور کائنات کا ہر وہ محبت و ذبیہ کمال الی شریعہ کا ہے لکھا لایحی علی النصفین الی ہر

وہاں سے آئے ہیں اور ان کے ساتھ
بہت سے لوگ آئے ہیں اور ان کے ساتھ

اس وقت تک کہ ان کے ساتھ
بہت سے لوگ آئے ہیں اور ان کے ساتھ

اور آپ کی امت کے خاطر داری اگر مہربانی بہت سب سے ہم احوال تو بہت تر و تروغ جان بجا ہے خوش بود کہ برآید بیکر کلمہ
یہ جو کثرت و دور فضا کما اتخرج الی الدیان قیام متوحد و مجاہد سب سے مستحبات علماء کا انکار کون کر سکتا ہے
انکار سے بہت مل فقیہ و احادیث کا انکار لزم آتا ہے عاذا اللہ طلبہ کو علم کے جوایں تھے ہیں اور ان کی صحبت
عرض کرنا ہون کہ وجہ تھان علماء کی ہے کہ یہ تہذیب جو بہت ہے کہ اس وقت خاص میں داخل تہمت کو شامہ
مصلحت کے حصول کے لئے اور اس کے بعد جو طرح حصہ پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مجلس میں کہ فیصلہ لانا ضروری نہیں
بلکہ ارفع جواب دیا ہے اس کی اگر نظر عموماً میں آفتاب ہے کہ اوکلی کے ایک جگہ میں ہے اور ہر اہل بصیرت کا
اوکلی روشنی سے فائدہ دہتا ہے اور یہاں پر قیام روشنی کا متفقہ ہے پس علماء کو حکما کی تہمت میں متحمل ہے کہ اہل وجد
توہم کی تقلید سے عوام ہی بہت تھان قیام کر لیا کریں بلکہ ان کا ذہنی شیخی سید العاشقین امام اللہ عالم الدین علیہ السلام
عالمہ ظلال علی رؤس السعیدین قائم رہ جب یہ مجلس اور حسنہ سو مرتب ہوئی تو اوکلی ہیئت کے ان کی بالسن کے
قبیل سے ہوئی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث و نہای مدارس ایجاد علوم آپ کے ہوئی اور یہ مجلس مطہر اہل
لطیفہ جب برائی کا طلاق سامنی آتا جو ہم لوگ اوکلی ہیئت کے ان کی پر اعتراض نہیں کرتی بلکہ جب سے نہیں
چڑھا کر کھڑے کھڑے ان کے عقبات میں داخل کر لیتے ہیں پس سب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجبورہ سنات کو ہی دیکھو احادیث
کی تحت میں داخل کہیں تدنقی یہ مجلس فعل حسن ہے تو اوکلی ہی کیوں نہ ہو بلکہ احکام آیت کی تعمیل ہوگی اوج
الی سبیل جنگ تادوا علی البر والتقوی الدال علی الخیر کفایہ وغیرہ بالیقین وقت حدیث شریف کہ آیا
کہ اگر وہ فیض شہناغہ ہو جائی تو کو تو گھر سے مل پڑا لیا کہ وہ لفظ (ولیفہ شب) سو لانا ہر شخص وقت کی
متبہوت پر نیر دیکھو پڑنے کی طرح فرما دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت احادیث سے خوبی مباحث
نہایت ہے پس مداومت فعل خیر کے بہت مناسب اس زمانہ میں تو لایہ نہ کی تعمیل سے ہر یک کو جو لوگ غلط
نام سے نفرت کرتے ہیں اور کو احکام خداوندی شایع کی کوئی صورت اس لایق تنگ خلافت کے نزدیک کیا سکتا ہے
پس اس کی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی راہیں موجود ہیں مگر
تفصیل اس علم کی مناسب ہیں جبکہ زیادہ مطلوب ہوا اس رسالہ شریفہ اور انوار طبعہ وغیرہ مکتبہ خیر
سے مل سکتے ہیں مبنیہ مجلس سے مولود عبارت مجموعہ مؤرخ ہے جب کہ کتب معتبرہ سپر شاپر ہیں اگر
کوئی اپنی جہالت یا ہوا کی نفسانی سے اس میں کچھ خرابی ملا کہ تو اوکلی شخص کے فعل کو جو ہے یہ مجلس سے
الاطلاق خلاف کہلایگی جس طرح کہ نا جو شایع کی امور و افعال سے کسی نماز کی خرابی نقطہ کر شمس و نہ خیاگی و انوار
وہو کہ شایع الی سواہ سبیل حر الفکر الی امام اللہ القوی حمزہ السعوی الدیوالمقیم ببلد الامین مدوہ شہرہ
یوم الدین ربنا ختم نبینا وین قوما باحق و انت خیر الفاتحین اللہ منی فی احد العزمین علی الامان والغبنی بزم

فعل معروف کا جو نحو سے تصدیق کے ساتھ قول میں نہ ہو اور حال کہ فعل عدم حکم شرعی میں داخل ہے تو وہ خلاف ماحضہ شرعی
 میں داخل نہیں ہو سکتا جیسا کہ صاحب نہایت تصریح کی ہے دوسری وجہ یہ کہ اس قیام میں ایک غلطی نکلتی ہے
 اور ادب پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف میں اس کی ترغیب
 واقع ہوئی ہے من فی الاسلام سند حسنہ فعل یہاں بعد کہ تلب مثل اجر من عمل بہ او لای نقص من اجرہ ہم شیئ ثابہ علم
 امام مذہبی شریعہ میں اور لا محذور طہر نے مع الجارین میں ذیل حدیث مذکور میں کہا ہے کہ نیک طریقہ جاری کرنا نہیں خواہ
 اس کا خود ایجاد ہو اور اس لیے ہوتا ہے کہ یہاں پر نہ ہو گیا ہوتا ہے پرستی جاری کیا دونوں چیزوں میں اس کو توازن کیا اور وہ طریقہ
 خواہ علم خواہ عبادت خواہ ادب ہو عبارت یہ ہے کہ ان ذلک لتعلم علم ایجادہ او ادب پس ہم کہتے ہیں کہ یہ قیام طریقہ
 حسنہ جاری کیا گیا اور اس طرح کے بناء علیہ موجب ہر شخص کا قیام کے وجہ یہ ہے کہ یہ قیام کسی مرشرعی کی
 مخالف نہیں اور مندرجہ دہا جدید ہوتا ہے جو مخالف ہوا و شامی کی اس سنت کو قال الامام حیدر الاسلام الغزالی نا
 الحذور بدقہ ترافہ سنتہ ماسوا بہا اور انھیں جواب دہ طرف سے عقائد باطلہ فاعلمین عمل مولد کی ذرا تکرار کے حکم مستحب
 لگاتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ یہ ک قیام کو فرض عقدا کرتے ہیں اور نیز جانتے ہیں کہ ولادت شریف آپ کی اس مصلحت
 ہوئی معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہیں سو یہ تہہ بولن باتین غلط محض ہیں قیام کو ہم محسن
 جانتے ہیں اور ولادت باسعادت کے خود مولد شریف صاحبان کہہ تیار ہی کہ غلام سال ماہ زمان مکان میں ہوئی نہ آپ
 حاصل میں معاذ اللہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم عالم الغیب بالذات نہیں جانتے بلکہ یہ جانتے ہیں کہ آپ جو علم خواہ وہ
 ہر وہ ملا کہ کی خبر سانی اور اللہ تعالیٰ کی وحی والہام و کشف و شہود کر دینے سے پس جب ان عقائد محفل و قیام میں
 عقیدہ افضل غافل اہل سنت نہ ہو اور نہ شریک اس چوتھی وجہ یہ کہ آثار اہل سنت و جہاد میں حضرت ابن
 سے روایت ہوا علیہ السلام لفظ ملون واقع ہی لفظ صحابہ قیام میں غیر وہا نہیں لولعبرۃ لعموم الاقراط بنا و حجت
 کو کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کر لگی وہ چند صدی پسند ہو گا لیکن مطلق سے مولد و کامل ہوتا ہے تو لفظ مسلمین سے
 جو مسلمان کامل میں وہ ہی مراد ہوگی اس تقریر سے ثابت ہوا کہ چند صحابہ میں اور ان صحابہ کا پسند کیا سوا ہے
 جو وہ علم عمل میں کامل ہوں گے محیط طبقہ تابعین اور تہ تابعین اور محدثین میں اور ان کا پسند کیا ہو نہ
 اور محسن ہو گا جو اپنی مصروف میں اعلیٰ درجہ کے قوت نظری و علمی کہتے ہوں گے اس طرح طبقات مجتہدین
 بعد علیہ السلام میں اور ان کا پسند کیا ہو اس شخص عند اللہ ہو گا کہ جو شخص ممتاز ہوں گے روایت اور روایت میں
 مثل علماء دین رہنے و مفتیان شرع تین حنفی سو یہ تہہ ہم ایسی چیز ہے کہ جیسے اصداث اسکا ہوا ہے پڑی
 جیسے علماء دین کو اس شخص فرماتے ہیں میں پس اوج کے مقابل میں دوسرے آدمیوں کا قول جو ہم
 سے الحاکم کرتے ہیں ہم نہ ہو گا کیونکہ مطلق میں فرد کامل مراد ہوتا ہے اور علماء سے کا نہیں شرفا وغیرا

قیام آسمان فرما کر میں نبی ہو اؤنگی دو چار عقلمیں جو کہ کرتے ہیں محراب میں مشغی کثرت کثرت میں جرت علاقہ کثیر
 من الجبین اذ سحوا ذکر وضعت علی العیون سلم ان یقویوا یران کے بعد صاحب سیرت الشانیہ اس قیام کا ذکر کیا اور
 محنت مشغی مذکور کے عبارت کو کہوں دیا اور لکھ دیا کہ خدا تعالیٰ بے حد رحمت پر ان کے بعد صاحب سیرت حلبی نے
 پہنچے لکھا اور سیرت علامہ ربیع نے اپنی مولد میں لکھا کہ جرت العادۃ بقیام الناس فی الہی المباح الی ذکر مولد
 صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعت مستحسنہ مستحبہ لکھ چکے ہیں اور کہہ بدعت حسنہ کو سنت لکھتے ہیں اور وہی محبت
 ہوتی ہے تو یہ قیام بھی جو بصول ثواب ہوا اور ایک موقع میں جو چند شاریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پر ہو گئی شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھا کثرت ہو گئی اور ان کے ساتھ عظیم علماء اور کبار ارجو حاضر تھے وہ
 صفت کی صف کثرت تھے اور حال اس المحدث کا علامہ زرقانی نے جلد اول شیخ مزیہ میں اس طرح لکھا ہے
 الشیخ الامام العلامہ ابو الحسن محمد بن عبد کافہ الملقب تقی الدین السبکی الفقیہ الحافظ المفسر المصنف النظم النحوی اللغوی المحدث
 اختلافی النظام الشیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین برج فی العلوم انتہت ایزد الیاسۃ بمصر تہجد اور چونکہ بہرہ ہر دور
 کے شخص تھے پہلی سیرت حلبی میں بھی لکھی مسند بڑی ہے اور نام ان کا اس تعظیم اور مصنف کے لکھا بھی جو مرقوم ہوتا ہی
 قد وجدہ العیام عند ذاکر صلی اللہ علیہ وسلم عالم الامۃ مقتدی الامۃ دہا دور عالم الامۃ تقی الدین السبکی
 وکفی مثل ذلک فی الاقتداء بہی لخصاً وجامعاً ولادت اس عالم کی کثرت اور وفات کثرت میں ہوئی اور اپنی وفات
 میں مقتدی الی عالم کی ہو سید علی محدث حلبی و دیگر اکابر سلف رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اقتداء امام سبکی کا کافی محبت ہے
 مستحسن ہے قیام میں اور لکھا امام زنجانی نے مولد شریف میں وقد استحسن العیام عند ذکر مولد الفیہ ائمۃ ذمیر وانیہ
 اور یہ خطبہ میں کان لفظ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ واصلہ و مرادہ اور علماء عہد کے مولد التاج شیخ عبد اللہ سیرت مشغی
 کی نے قیام و وجہ میلاد سبکی لکھا التوارثۃ الامۃ الاعلام طاقۃ الامۃ حکام من غیر کمیلہ و ردہ را دینی اس قیام پر
 ائمۃ اعلام اور ائمۃ حکام میں سے کہنے رد و انکار نہیں کیا بلکہ سپرد نے مقرر کیا اسپرہون میں جاری رہا پھر
 اوں کے بعد خطبہ جدار میں سبکی مشغی لکھ لکھا و علماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلہم راو حسنا
 فضلہ حاکم الشرع کبیر منکرہ اس وقت راقم الحروف ہینقدہ پر کثرت تھے اور جن میں ہر منصف حق
 مولد سبکی اور زیادہ تحقیق منظور ہو وہ میر کے رسائل فاضل الادبام والذرائع وغیرہ کو ملاحظہ
 فرما دیں اور جو کچھ سبکی دلائل پر بریں تامل و غیسرہ میں جمع و قرح کیا گیا ہے ہاں دوم جو انکار
 کو نظر ثانی کر کے چھوایا ہے اس میں اوں کی شب کو کوک و اوام کو بھل اللہ وقوتہ القویہ کہول دیا گیا کہ
 رہنا فتح بینا و بین قوس با حق و انت خیر الفائقین و صلی اللہ علی نبیک سید المرسلین وآلہ وصحبا
 و مجتہدین رحمکم یا رحم الراحمین و حررہ عبد السمیع عفر اللہ لہ ولوالدہ

[illegible]

اس امر کے شامدین پسینہ جو بعض اشخاص کا تحقیق انایاں سے دیوبند کو اپنی تحریکات میں انیس ذکر وادت
 باسارت سے پڑھنے میں سراسر سبب ہے اور تمام عظیم و کوچک کی وجہ سے قتل ہو گئی وہ سبب لیگا کہ اہل سید سے
 مدرسہ اعلیٰ متحکم و مدبر سے کئی احوال کا اعتبار ہے یہاں پر یہ کہ بغوات کا۔ واللہ اعلم
بالصواب والیس المرجح والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خان صاحب
خلف الصدق مولوی عبدالرحیم خان صاحب مرحوم
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن یبشیر جمیع الخلق رحمۃ اللعالمین۔ واللہ کل منہ الی الوری خاتم النبیین۔ والقسطو علی من
 عرطب بخطاب المشرق لک صکر۔ ثم بشیر بشیرہ وفتنا لک ذکرک۔ وامنذکرہ حجتہ عباد اللہ بقولہ واذکر
 لفتہ اللہ کیف لا خان اللہ ولا کنت یصلون علی النبی کریمؐ۔ فیما یبایا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیا
 جمیع آلہ و صحبہ الذین ندوا اعمارہم و مالکات یا انہم فی مرضاتہ اللہ و حب رسولہ فطوبی لہم۔ اولئک حزب اللہ
 الا ان حزب اللہم الفطرون۔ فیسیر اللہ و سائر السلیب و اتباعہم لانہم ہم المتقدون۔ و لجنہ فہذہ رسالتہ
 بحجۃ عربیہ بارقہ و مقالہ انیتہ رشیتہ قارقہ۔ اصلہا ثابت و فرجہا فی السارۃ تملک فیہا آیات و
 احادیث کا لیلۃ القدر۔ یحبب حسن و زانہ مضامینہا کل لغز اہل۔ و یغرب حصانہا بیا بنا کل طالع اہل
 فی جواز سولہ الرشید النذیر۔ تدق اللہ شفاعتہ کل صغیر و کبیر۔ یتخرج بیا صدور المجتہدین و یضیق بیا قلوب
 المتکلمین یتخرج بیا نفوس اہل الحق و الوداد۔ و یتخرج منہا یحیون اہل البوار و النساد۔ و لائمہا فالقہ
 لا کیا و لا لئین۔ عن سبیل الرشاد۔ و یجہا خارقہ لا کنا و لا لئین الی طریق الفساد۔ و لیت شعری
 لا دلیل عنہ خط البجا حدین۔ و ما لجنۃ عنہ قوم الما حین۔ و بل لا تخار ہم من ہذا الفضل الحسن اصل

وایشان هم موت بالنقل - لا واسیل هم جاووا بالشرف المبرور عن نبات آخر - وخص القصد واثین - وخص الغرض
والین - فما بعد الا انقوم الیکادون ليعطون حدیثا - ولا یعرفون من السبت خمس - لمری ان عمل المولود فی
الکرم - موجب لغزو رجاء النعم - علی ان فیہ ارغام الشیطان - وازو یا وجب السلاطین الایمان - کیف لا
وقد نطق بها العالم الکبیر - الفاضل الفاضل الخیر - الفقیه الجلیل - والحدیث النبیل - المولانا الحاج
محمد عبدالحی اکر آبادی - ابقاه السنن بسط الایادی - المهابیریت المد الحرام - والازار ووضه النبی
الغلام - فلقد درو لغنا حث العنا - ودر صها حین اصغیا - لا ینزع فیضانه عن کل عالم و عامی - واکرم
من بدایت کل قاصی وادانی - فما اذکی ذمته الثقیف - وما شکره الحقیف - لعلی ان یخطر بالی
مرفق بعد اخری - وکره بعد اولی - ان تحریر شل هذه الرسالة لا فرخیم - والی بیان هذه المسئلة للکنا
حقیق عظیم - الی ان جابر مغلطو بالی مخالفة من ظهر الغیب بحکمة الوجود - وکلا بالکلیل النجس من توفیق
الکنا المعبود - لیزلزل الرشا و من السلیمن - ان هذا الفعل مقبول محیوب بین المؤمنین - من
قدیم الایام الی زماننا الذی قلبت ظهر النجس فالحق ما راہ المؤمنون حشا فهو عند الحسن - ولعلی الله الذی
ظلموا علی انفسهم بالانکار - وشر ما فیہ ذیل الاصر - ویتجاوزون فی ذلک شتتا - ویتجدون
عن طریق التیقیم خلططا - ویتجاوزون اهل السنة بالقاب اهل البدعة والشکر و الحیج - فبحانک
قبا بیتان عظیم - انفسی ان یحون لهم هذه الرسالة فصل الخطاب - ان نظروا بعین الانصاف
طالبا للصواب - لان المؤلف سلک فیها سلک الحقیقین - واختار مذہب المتقیقین - باعد عن
التفریط والافراط - آخذ الطريقة السداد بالاحیاط - واندید می من یشار الی صراط المستقیم -
و یضل من یشار الی الحکیم العظیم - ربنا فتح میننا و بین قومنا بالحی و انت خیر القانتین -
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - صلی الله علی خیر خلقه محمد سید المرسلین - برحمتک

یا ارحم الراحمین +

نقد اختر عیاد الدانان عبید محمد جمیل الرحمن عفی عنه مدرس اللسان العربیة فی مشن کالم و صلی
قصید عرض حال پر مال آتش شکستہ بال بحضور پر نور
حضرت سرو کائنات فخر موجودات صلی علیہ وسلم

السلام الی مقتدر اولیا
السلام الی حضرت بدر الدینی

الصلوة الی شیوا انسیا
الصلوة الی حضرت شمس الضحی

الصَّلَوة اے سید نور الہدایے
 الصَّلَوة اے سید خیر الورا
 الصَّلَوة اے رحمت للعالمین
 الصَّلَوة اے سرور دنیا و دین
 گر نبوئے ذات پاکت را وجود
 بر چه هست از هستی تو هست شد
 اول آمد نور آخر شد ظهور
 تو نبی بودی و آدم آب و گل
 سید اولاد آدم ذات تو
 فصیح عالم شب و یحور بود
 ذرہ ذرہ نور یاب از حسن تو
 سورہ و لیل و صغیر لعل تو
 اے کہ مداحت خداے ذوالجلال
 آنکہ وصف اوست قرآن مجید
 یا نبی اللہ بحال کن نظر
 پرده افکن از رخ پر نور خویش
 یا بخوان ما را حضور خویش
 تا ب تنہائی ندارم بعد ازین
 آرزو دارم ز خاک کوئے تو
 سجده خاک در دربار تو
 گر بایون بخت من یارے کند
 آن کند زلف مشکینت کجاست
 شوکت سلطان نگر دو بیج کم
 جان شیرین تلخ نشد در بحر تو
 بعد مژدن گرد بست آید وصال

السلام اے سرور سر و سر
 السلام اے مشافع رفیع جزا
 السلام اے نظیر ذات خدا
 السلام اے باعث تکوین ما
 کن نہ گفتے حنّ الق ارض و سما
 نیستی را بہتیت آمد فنا
 شد نبات ابتدا و انتہا
 ہیچکس را نیست بر تو ایتدا
 کے میتہ شد کسے را این عطا
 از نور روشن گشت یا بدر البخا
 بد رخ پر نور یا شمس الضحی
 و الضحی تفسیر روئے دلریا
 از شناخت خامشی حد ثنا
 کیست در وصفش کند چون و چرا
 سو ختم در آتش محبہ شما
 کز فراق بر لبیا و حبان ما
 مخلصی یا بیم زین دار عشا
 از چین محبوب محبوب خدا
 ہر دو چشم خویش سازم سر سیا
 عاشقان را خوش از ظل ما
 جان بجاک کوئے تو سازم خدا
 تا کشد فرم بسوئے خاک پا
 ز انفات او سوئے حال گدا
 جام وصلت بخش از ہر خدا
 صد ہزاران جان برین مژدن فنا

بحر رحمت ایندی من تشنه کام
 رعد و صلت بر دوش مشرست
 تاب مجوزی ندارم ساعتی
 یا الهی زودتر محشر شو و
 عشق حق در عشق تو دارم مقدر
 قطع بهر دیشک در دست تو نیست
 کور چشمی نخواهد دیدنت
 در سه سودا تان با و اقلم
 یا رسول الله منم بیچاره
 زاده آخرت موجود نیست
 منم لم دور دراز و پر خطر
 نه بستم زهد و نه حسن عمل
 کار بد حلال بد گفتار بد
 هر چه کردم نیت دردی جز بدی
 هر دم از عزمم دیر شهوار بود
 دانه دانه نشسته کردم بخاک
 حرم عمرم به برق لعل سوخت
 صرف کردم عمر در لعل و لعب
 خواب خرگوشم بوشم پنبه کرد
 نفس شیطان دشمنم در پله اند
 دشمنم بر حال زارم گریه کرد
 بار عیال گردنم دویتا نمود
 گرچه غرق آب گشت نام و لے
 چشم دارم یار من یارے کند
 از تهیدستی چه باشد خوف و بیم

در تب و تابم لب بدینج و عنت
 من کجا و عذبه و صلت کجا
 تا بکجه نامم درین رنج و بلا
 تا بچشم سر به بینم آن لقا
 منکرش را لعن گویم بر ملا
 تنگ باد آن پاز را هست ناماشنا
 کر بود گوشه که نشید از شهنا
 دل که بے دردت بود بروی بلا
 بیکس دے یار و یاور بے لقا
 هر زمانم از خیر نسل آمد ندا
 بے سرو سامانم و بیدست و پا
 از تهیدستی رسد کارم کجا
 خبث باطن را نه حسد و انتها
 باریکی تا و در تخم خطا
 هر زمانم گنج گوهر بے بها
 وای بر عالم درینا حیرت
 بے سرو سامان شدم مفلس گدا
 نیست در دستم بجز حرص و هوا
 هیچ نه شنیدم ز پند و کشت
 نیست جز ذات گریبائے ما
 دیده آید دوست چون سازد با
 زین گرانباری سبکدوشم نا
 نیستم یابوس ز امید نجوا
 او حیم و من گرفتار بلا
 تو محمد بادشاه اشرف گدا



قطعه تاریخ دیگر

چپچی کتاب بلامنا
دستی جو در منظم ہے
نے ایک سو ست کہا اور
جو کہ دل سابق و بعد
ہم تاریخ کا لولہ ہیں
کہ یہ ذکر رسول اکرم ہے
بولا کہ شکر اللہ
بحر حب نبی اعظم ہے
۱۳۰۸ھ

تقریظ منظوم من تصنیف منشی مجرب صاحب التخلّص رونق

<p>یہ تصنیف کیا عمل اور کشتیں ہے کے کس بحر دانش کی یہ درشتانی عجب لکھی ہے یہ کتاب مد تل روایت قویہ درایت صحیحہ بنور اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک جو فضل بزرگان ہے وہ مستند ہے یہ وہ شاید دلربا جلوہ گر ہے ہر ایک صفحہ کا شرح دل ربا ہے ہر ایک دائرہ ہے اگر درج گوھر جو دیکھے گا صلت علی ہی کے گا بین اس در منظم سے محروم منک کہ بین بین وہ ہمیں دلائل قویہ بزاوہ ہی سمجھے گا ذکر نبی کو نامے اگر منکر آب بھی تو کیا ہے نہ معجز سے ہی لایا جہل ایمان جو بین منکر بزم میلاد کہ بین ذخانا لگو اللہ سے یہ باتیں چوڑو مست نبی کی تو ہی اصل ایمان</p>	<p>کتاب ایسی ایک نو دیکھی نہیں ہے کہ ہر اک ورق دامن گوہرین ہے مؤلف کو اسکی ہزار آفرین ہے نہیں ایسے خوبی خواہین نہیں ہے حدیث شریف اور کتاب مبین ہے جو قول مشائخ ہے محکم متین ہے خدا جسکی خوبی پر ماہ مبین ہے ہر اک سطر ایک گیسوی غنبرین ہے تو ہر ایک نقطہ بھی در شین ہے کہ جلوہ گر شدہ مرسلین ہے کہ یہ در خور گوشل یقین ہے کہ منکر کو گنجایش اصلا نہیں ہے جو سا المصیر اور جو میں القریں ہے ہمیشہ سے انکی تو عادت پوین ہے علاج اس جہالت کا ممکن نہیں ہے کہ کیسی قوی حجت متبشّن ہے کہ ذات اوسکی بس اہم الراجحین ہے جو یہ ہی نہیں ہے تو کچھ ہی نہیں ہے</p>
--	---

قطعه تاریخ منشی رونق

<p>بہت خوب ہے در منظم چچا کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو قطعه تاریخ طبراد مولا تقسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی ۱۳۰۸ھ</p>	<p>کسی شے کا اس میں نہیں کچھ قصور تو فوراً کہا اوس نے خیر السور کہ ہر قول اسکا ہے پس با صواب کہ در منظم ہے یہہ لا جواب</p>
--	--

برکات اولیائے نقشبند

علوم و فنون اسلامیہ کی خدمت اولیائے نقشبند کا طرہ اقبال رہا ہے۔ درس و تدریس، تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف، نشر و اشاعت اور سب سے بڑی ہدایت پر متمکن رہے۔ علم و قرطاس سے تبلیغ حق کو باہم بیچ بخشا، ہر شہنشاہ و تبلیغ میں عشق و محبت اور ایثار و قربانی کو جز جان بنایا، کتابیں لکھیں کھڑکیں اشاعت پر کمر بستہ رہے، اولیائے امت اور علمائے ملت نے استفادہ کیا۔ عوام و خواص نے درس لیا۔ ایک طرف عاشق رسول اکرم مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کی شہرہ آفاق تصنیف العوائد الضیائیہ (شرح جامی) پڑھ کر عالم بنے تو دوسری طرف مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے فیض یاب ہو کر سلوک و تصوف کی راہ پر گامزن ہوئے یہ دونوں شخصیتیں اکابر اولیائے نقشبند میں ممتاز مقام پر فائز ہیں۔ پھر ان کے تربیت یافتہ حضرات نے انہی کی سنت حمیدہ کو اپنایا۔ امجد اللہ علیہ السلام درگاہ کربلا شہکار ولایت، نازشیں طریقت، قطب الوقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کے مالی مرتبت خاندان سے جلیل القدر فرزند پر طریقت، فقریت، احکام صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب نقشبندی مجددی وامت برکاتہم زبیب سجادہ آستانہ عالیہ شرفور شریف نے اسی رسم ایثار و قربانی کو تازہ کرنے کیلئے اہم کتب اسلامیہ کی اشاعت پر کمر بستہ باندھی ہے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی لاہوری سے نایاب کتب کو شائع کرنا شروع کر دیا ہے اس سلسلہ کو دوام بخشے کیلئے مولانا قاری صاحبزادہ میاں محمد ابو بکر نقشبندی زید مجدہ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا ہے چنانچہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک صدی قبل شائع ہونے والی نہایت عمدہ مبسوط اور تحقیقی کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولانا علی کو زکیر صرف فرما کر شائع کر کے قابل تقلید کا نامہ طرہ بنام دیا ہے انشاء اللہ فریق مستقبل قریب میں شمس التواریخ، اقیانان الفکر اور دیگر اہم تاریخی، مذہبی، تعمیری، اصلاحی، اسلامی، فنی، تدریسی کتب اشاعت پذیر ہونگی، بعد اہل سنت خصوصاً آستانہ عالیہ شیر ربانی سے منسلک حضرات کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل کر نشر و اشاعت سے ان کو مستحکم بنانا چاہیے۔

منہاج، محمد شمس تبارق، قصویٰ مدرس، مابعد نظریہ، ضویہ، ہندو قاری غلام، دیوبند، جامعہ اسلامیہ، دیوبند